ماڈیول

تدریس مطالعہ پاکستان سیکنڈ ایئر

تدریس اسلامیات فرسٹ ایئر

CLASSES XI-XII

برائے

ماسٹر ٹرینرز / ایس۔ایس

(ان سروس ٹریننگ پروگرام)
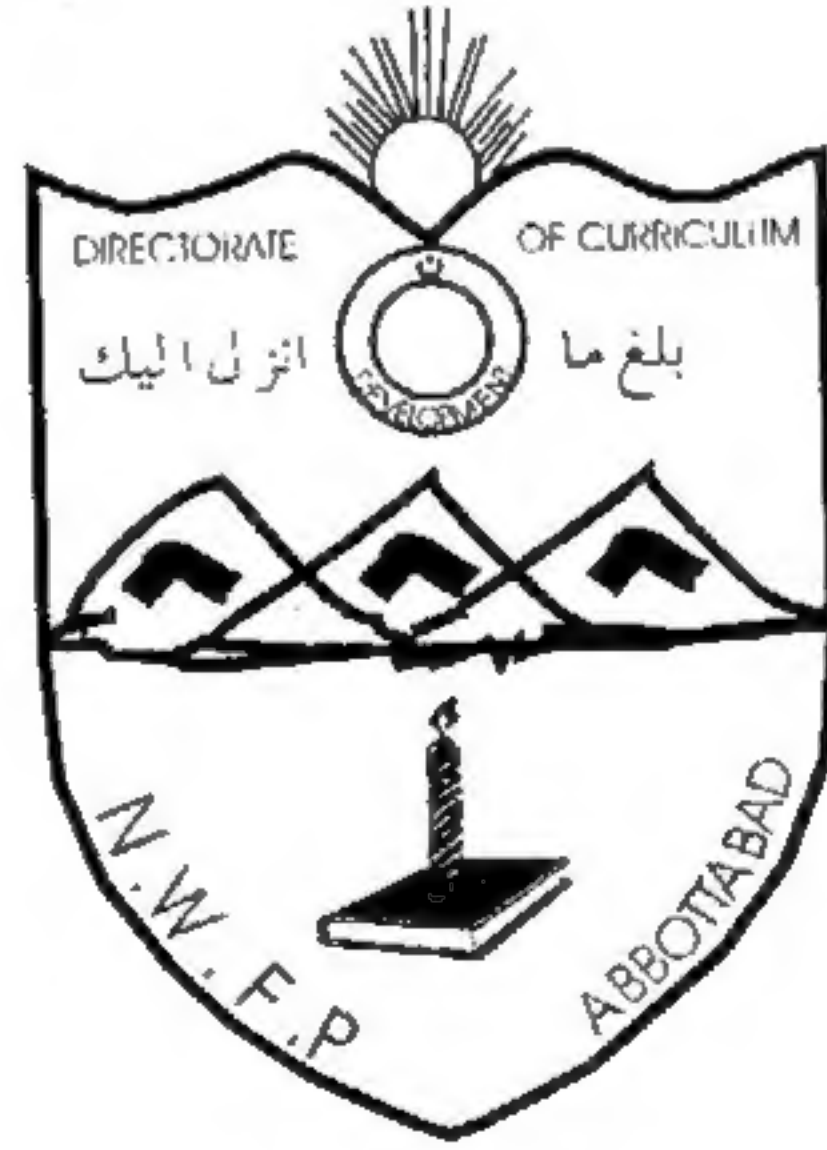
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد۔ایبٹ آباد

فروری 2003ء

ماڈیول
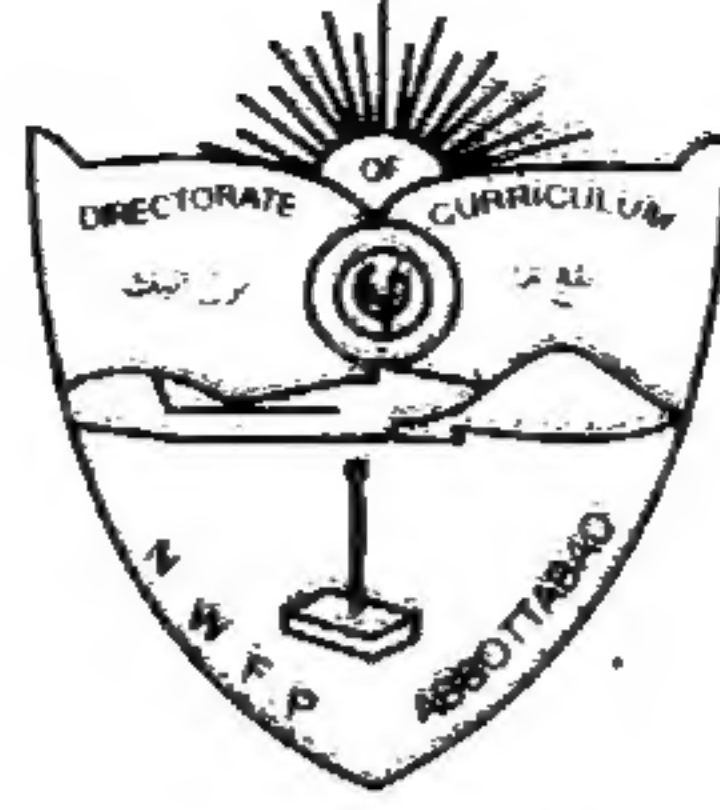
تدریس مطالعہ پاکستان سیکنڈ ایئر

تدریس اسلامیات فرسٹ ایئر

برائے

ماسٹر ٹرینرز / ایس۔ ایس ان سروس ٹریننگ

INSET PROGRAMME 2003-2004

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد

ایبٹ آباد

جنوری فروری 2003

ماڈیول

مطالعہ پاکستان

برائے

(انٹرمیڈیٹ کلاسز)

نگران اعلیٰ : عمر فاروق ڈائریکٹر نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

رہنمائی و معاونت: مس شمیم سرفراز ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

تدوین و ترتیب : مس شمیم سرفراز ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

مصنف : محمد اکرام الحق۔ ایس ایس مطالعہ پاکستان گورنمنٹ ہایر سکینڈری سکول
بگڑہ تحصیل و ضلع ہری پور

نظر ثانی : محمد عابد شاہ۔ ایس ایس مطالعہ پاکستان گورنمنٹ ہائیر سکینڈری سکول
کوٹ نجیب اللہ ہری پور

اشاعت : نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

کمپوزنگ : قاضی پرنٹرز اڈہ گامی ایبٹ آباد

طباعت : گورنمنٹ پرنٹنگ پریس صوبہ سرحد پشاور۔

تصحیح نامہ ماڈیول تدریس اسلامیات جماعت گیارھویں وبارھویں

نمبر شمار	صفحہ نمبر	لائن نمبر	غلط الفاظ/ جملے	درست الفاظ/ جملے
1	31	14	تعلیم کا احسان اور دلچسپ	تعلیم کا عمل احسان اور دلچسپ
2	32	10	راسخ الفطرت بناتے ہیں جو دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کرسکیں	راسخ الفطرت بناتے ہوئے دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کرسکیں
3	33	5	وعن شباده فیما ابلا	وعن شبابه فیما ابلا
4	33	6	من ابن اکتسبه	من این اکتسبه
5	33	10	دینوی وآخری زندگی	دینوی واُخروی زندگی
6	33	16	نعمتوں کی صحیح مصرف	نعمتوں کا صحیح مصرف
7	33	16	دین کی چندروزہ زندگی	دنیا کی چندروزہ زندگی
8	35	18	طلباء سے سنائیں	طلباء سے سنیں
9	36	8	شباده	شبابه
10	36	11	الفقه	انفقه
11	37	7	طرح	طرف
12	37	10	بغیر عمل لے عمل	بغیر عمل کے علم
13	37	12	اپنے جگہ سے	اپنی جگہ سے
14	38	14	بمعہ	مع
15	40	21	آپس کی	آپس کے
16	41	2	صرف اور سرف	صرف اور صرف
17	42	19	ان ھوا	ان ھو
18	44	13	مانزلاالیهم	مانزل الیهم
19	44	16	توصیح	توضیح
20	45	14	لفظ	لفظ
21	46	16	مسولا	مسئولا
22	46	22	یومنون	یوفون
23	47	3	ساتھ لے جانے سے انکار کیا	انہیں واپس کرنا پڑا
24	53	19	اللہ کیا ہاں	اللہ کے ہاں
25	55	2	کرین	کریں
26	55	22	تنام	تمام
27	56	17	موذوں	موزوں

پیش لفظ

نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد نے دوران ملازمت اساتذہ (In-service Teachers) کے لئے ایک جامع تربیتی کورس کا اہتمام کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ بھر کے مڈل، سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کے تمام مضامین کے اساتذہ دوران ملازمت تربیتی کورس سے مستفید ہوں گے۔ اور ان کی پیشہ ورانہ مہارتوں کی نشوونما ہوگی۔

حکومت صوبہ سرحد سکولز اور خواندگی پشاور کی تعلیمی پالیسی 2002 ----- 2004 تک عنوان ''ٹیچر ٹریننگ پروگرام'' کے تحت سکیم ''تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے فعال تعلم کا ماحول بہتر بنانا'' کے پیش نظر ایک فعال اور جامع مہم کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اور اس منصوبہ بندی کے تحت صوبہ بھر کے جماعت ششم سے انٹرمیڈیٹ تک سائنس اور آرٹس کے تمام مضامین کی فعال، مؤثر اور نتیجہ خیز تدریس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے۔

دوران ملازمت ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کو زیادہ فعال اور کامیاب بنانے کی غرض سے ایک ''سروے سٹڈی'' کا اہتمام کیا گیا۔ تاکہ طلبہ کی مشکلات تدریسی عملہ کی ضروریات اور متعلقہ ٹیچرز کی توقعات پرمبنی معلومات اکٹھی کی جاسکیں۔

''سروے سٹڈی'' کے لئے تکنیکی آلات انٹرویو، سوالنامے، ''سروے سٹڈی فارم'' اور کمرہ جماعت کی مشاہدہ چیک لسٹ کی صورت میں وضع کئے گئے تھے۔ سروے سٹڈی کے لئے چند مڈل، ہائی، ہائر سکنڈری زنانہ/مردانہ، شہری/دیہاتی سکولوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ ریسرچ ٹیم ڈائریکٹریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن صوبہ سرحد ایبٹ آباد کی ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ ونصاب اور ماہرین مضمون پر مشتمل تھی۔

''سروے سٹڈی'' کی رپورٹ کی روشنی میں INSET پروگرام کا لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اور اس کے مطابق تربیت کار کے لئے راہنما اور زیر تربیت اساتذہ کے لئے ہر مضمون کے ماڈیولز تیار کر لیے گئے ہیں۔ جو جدید ترین فعال طریقہ تدریس کی مہارتوں کے عملی استعمال پر مشتمل ہیں۔

تمام مضامین کی فعال اور مؤثر تدریس پر مبنی یہ ماڈیولز اساتذہ کو اس قابل بناسکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مضامین کے لئے دوسرے عنوانات پر بھی اس طرز پر خود ماڈیولز تیار کریں۔ اور اپنی تدریس کو فعال اور نتیجہ خیز بنائیں۔ تربیتی کورس کے لئے رہنمائے تربیت کار اس طرح مرتب کیا گیا ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک کا ہدف جماعت ششم سے جماعت دھم تک اور دوسرے کا ہدف جماعت یازدھم -- دوازدھم (انٹرمیڈیٹ) کی نتیجہ خیز اور فعال تدریس ہے۔

عمر فاروق

ڈائریکٹر

ماڈیول کے مقاصد

اس ماڈیول کے مطالعے کے بعد شرکاء/طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱) فعال تعلّم کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

۲) فعال تعلّم کے لیے درکار مہارتوں سے متعارف ہو سکیں۔

۳) ایسے مشکل نصابی مواد کی فعال اور دلچسپ تدریس سے روشناس ہو سکیں جن کی تدریس روایتی طریقۂ تدریس سے بے معنی ہو۔

۴) تمام تر تدریسی سرگرمیوں میں انفرادی شمولیت کو یقینی بنا سکیں۔

۵) شرکاء/طلباء زیرِ بحث نفسِ مضمون کے تصورِ تدریس سے نتائج اخذ کر سکیں۔

۶) تعلّم کے کام کو آسان بنا سکیں۔

ماڈیول کا تعارف

(INTRODUCTION)

جس طرح کسی ملک کی اقتصادی ترقی کیلئے سائنس و ٹیکنالوجی کے علوم میں ترقی کو ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی ملک کی سماجی و معاشرتی ترقی کے لیے سوشل سائنسز اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

مطالعہ پاکستان ایک ایسا مضمون ہے جو Social Sciences میں شمار کیا جاتا ہے اور اسی کے واسطے سے پاکستان کی بقا اور ترقی میں اس کا اپنا منفرد کردار ہے۔

پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ اس وقت ملک دو حصوں پر مشتمل تھا یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ پاکستان ایک نظریے کی بنیاد پر قائم ہونے والا دنیا کا پہلا ملک تھا۔ اس کی اساس دو قومی نظریہ، نظریۂ اسلام یا نظریۂ پاکستان کو قرار دیا گیا تھا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ابتدا ہی سے تعلیمی نصاب ایسا مرتب کیا جاتا کہ آنے والی نسلیں مملکت خداداد پاکستان کے وجود میں آنے کے اسباب سے مکمل طور پر واقف ہوتیں اور اس کی بقا اور حفاظت کے لیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں لیکن شومئی قسمت کہ ایسا نصاب مرتب نہ کیا جا سکا۔ پاکستان ابتدا ہی سے کئی مسائل کا شکار ہو گیا اور ایسے کئی پہلو جن پر توجہ دینے کی اشد ضرورت تھی لائق توجہ نہ رہ سکے۔ ان میں ایک پہلو تعلیمی پہلو تھا۔ تعلیمی نصاب نظریاتی بنیادوں پر مرتب نہ کیا جا سکا۔ جس کی وجہ سے آنے والی نسلیں قیام پاکستان کے اغراض و مقاصد سے آگاہ نہ ہو سکیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ملک 1971 میں دولخت ہو گیا۔ اور بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کو یہ بات کہنے کا موقع مل گیا کہ "آج ہم نے دو قومی نظریہ کو خلیج بنگال میں غرق کر دیا ہے۔" مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا جبکہ مغربی بازو باقی ماندہ پاکستان کی صورت میں قائم رہا۔

اس تناظر میں جب ملک کے دانشور طبقے نے سقوطِ مشرقی پاکستان کے اسباب معلوم کرنے کی سعی کی تو معلوم ہوا کہ بہت سے دوسرے اسباب کے علاوہ تعلیمی نصاب کی خامی نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈگری سطح کی تعلیم تک مطالعہ پاکستان کو لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل نصاب کیا جائے اور اس میں ایسا مواد شامل کیا جائے جو آنے والی نسلوں کو ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کا محافظ بنا سکے۔ اور قیام پاکستان کے اغراض و مقاصد سے انہیں آگاہ کر سکے۔ چنانچہ انہی مقاصد کے حصول کی خاطر آج مطالعہ پاکستان کا مضمون ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے پاکستان کے تعلیمی نصاب میں شامل ہے۔

مطالعہ پاکستان کا مضمون طلبہ کو پاکستان کی تاریخ اور تہذیب و ثقافت سے روشناس کراتا ہے۔ اس کے قیام کی راہ میں حائل مشکلات کے بارے میں انہیں معلومات فراہم کرتا ہے۔ ملک کی اقتصادی منصوبہ بندی و ترقی، تعلیمی حالت اور زرعی ترقی کے بارے میں انہیں آگاہ کرتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا، جغرافیائی صورتِ حال اور قدرتی وسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

زیرِ نظر ماڈیول Module یا مینوئل Manual میں جن عنوانات یا تصورات کو "سرگرمیوں کی بنیاد پر تدریس" کے لیے منتخب کیا گیا ہے اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں۔

۱) انٹرمیڈیٹ کلاس کے لیے مطالعہ پاکستان کی نصابی کتاب میں دوقومی نظریے یا نظریہ پاکستان کے بارے میں نہایت مختصر مواد دیا گیا ہے۔ جو اس سطح کے طلباء کے لیے ناکافی خیال کیا گیا ہے۔ چنانچہ MANUAL میں دوقومی نظریے کا پورا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔

۲) معاہدہ لکھنؤ، نہرو رپورٹ اور قائداعظم کے چودہ نکات کو مختلف اور دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعے پڑھانے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

۳) حدود اربعہ اور محل وقوع کو عام طور پر یکجا کر دیا جاتا ہے اور طلباء ان تصورات کو ایک ہی تصور سمجھنے لگتے ہیں۔ چنانچہ متعدد سرگرمیوں کی مدد سے ان تصورات کو واضح کیا گیا ہے۔

۴) نصابی کتاب میں شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات کا تذکرہ تو ملتا ہے۔ لیکن یہ نکات بطور مواد نصاب میں شامل نہیں کیے گئے۔ ان کی تاریخی اہمیت کے پیشِ نظر ان کو ماڈیول میں شامل کیا گیا ہے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مطالعہ پاکستان کا مضمون طلبہ کے اندر بوریت اور تھکاوٹ کو جنم دیتا ہے اور وہ پوری دلجمعی سے اس مضمون میں دلچسپی نہیں لیتے۔ روایتی طریقہ تدریس کی حد تک یہ بات کافی حد تک درست ثابت ہوتی ہے۔ اس مرض کے علاج کیلئے نصاب سے متعلقہ شعبہ (نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد) نے اس جانب توجہ دی اور ایک ایسا طریقہ تدریس متعارف کرانے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے مطالعہ پاکستان کی تدریس کو بھی باقی سائنسز کی طرح دلچسپ بنایا جا سکے۔ اس طریقہ تدریس کو Activity Based Learning کا نام دیا گیا ہے۔ اس طریقہ تدریس میں طلبہ کو تدریسی عمل میں شامل کر کے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسی تکنیکوں (Techniques) کے ذریعے تدریس کی جاتی ہے کہ طلبہ تاریخی واقعات یاد رکھنے کے لیے محض رٹائی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔

انٹرمیڈیٹ کلاسوں کے لیے تیار کیے گئے ماڈیول میں ایسے عنوانات کو "سرگرمیوں کے ذریعے تدریس" کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ جن کے بارے میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عنوانات یا تصورات صرف بیانیہ طریقہ (Lecture Method) یا رٹا (Cramming) لگا لینے سے ہی یاد رہ سکتے ہیں۔ طلبہ کو تدریسی سرگرمیوں میں شامل (involve) کر کے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ماڈیولز میں مصنف نے اپنی جانب سے تدریس کے لیے جو سرگرمیاں متعارف کرنے کی کوشش کی ہے وہ کسی طور پر بھی حرفِ آخر نہیں ہیں اور ان میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

ایک معلم کے سامنے تدریس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی ایسا طریقہ تدریس اختیار کرے جس کے ذریعے طلبہ اس کی بات سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ اگر اسے اپنے پیشے سے سچا لگاؤ ہو تو وہ کوئی ایک مناسب طریقہ دریافت کر لیتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں "Where. there is a will, there is a way"

تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ "Activity based learning" بہت ہی موثر طریقۂ تدریس ہے اور جدید دور کے اساتذہ کرام اس طریقۂ تدریس کو اپنائیں۔

معلم کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قوم کا معمار (builder of the nation) ہوتا ہے۔ لیکن اگر معمار ہی سست پڑ جائے اور وہ active نہ رہے تو عمارت کیسے کھڑی ہو سکے گی اور وہ کب تکمیل کے مراحل طے کرے گی۔ سست معمار والی قوم ہمیشہ طعون رہتی رہے گی۔

امریکہ میں ایک مقولہ زبان زد عام ہے۔

Tell me and I'll forget

Show me and I may not remember

Involve me and I'll understand

یہ دراصل ایک علم کے پیاسے کی پکار ہے اور وہ ہے طالب علم۔ اس مقولے کی بنیاد پر ماڈیول میں سرگرمیاں متعارف کروائی گئی ہیں۔ امید واثق ہے کہ اساتذہ کرام اس ماڈیول سے استفادہ کر کے اپنی تدریس کو دلچسپ اور موثر بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

LESSON 1

عنوان:۔ میثاق لکھنو

مقاصد :۔

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں کہ وہ

۱۔ حصول آزادی کے لیے کی جانے والی کوششوں کو بیان کر سکیں۔

۲۔ وہ میثاق لکھنو کے متعلق بیان کر سکیں۔

۳۔ متفقہ آئینی ڈھانچے کے لیے کی جانے والی کوشش کی وضاحت کر سکیں۔

تدریسی معاونات

۱۔ نصابی کتاب

۲۔ قائداعظم کی تصویر

۳۔ میثاق لکھنو کے نکات کا چارٹ

نفسِ مضمون:۔

۱۹۱۱ کے بعد پے در پے پیش آنے والے واقعات مثلاً تقسیم بنگال (1905) کی تنسیخ، مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے ایک حصے کی شہادت، ایم اے او کالج علی گڑھ کو مسلم یونیورسٹی بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں کی ناکامی اور 1911 کی جنگ بلقان کے بعد یورپی اقوام کا ترکوں سے متعلق رویہ نے ہندوستانی مسلمانوں کی سیاست کا رخ بدل دیا۔ وہ یہ بات جان چکے تھے کہ اپنے حقوق کی حفاظت اور بہتر مستقبل کے لیے انگریزوں کی طرف دیکھنے کی بجائے انہیں اپنے قوت بازو پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ اس لیے 1913 میں مسلم لیگ نے اپنے دستور میں حکومت سے وفاداری کی بات چھوڑ کر حکومت خود اختیاری self government کی بات کی جس سے جمہوریت پسند لوگ بھی اس کی صفوں میں شامل ہونا شروع ہوئے جن میں سب سے اہم نام قائداعظم محمد علی جناح کا ہے۔

1913 میں قائداعظم محمد علی جناح کی شمولیت سے مسلم لیگ کی قیادت نوجوان طبقے کے ہاتھ میں آگئی تھی ان کی خواہش تھی کہ کانگرس اور

مسلم لیگ مل کر انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تیزی سے بدلتے ہوئے ملکی اور بین الاقوامی حالات کے پیش نظر خود ہندو راہنما بھی یہ جان چکے تھے کہ دونوں فریق اس وقت تک اپنے سیاسی حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے جب تک وہ دونوں ملک کے آئینی ڈھانچہ پر متفق نہ ہوں۔
کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان مفاہمت کا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ 1915 میں دونوں جماعتوں کے سالانہ اجلاس ساتھ ساتھ بمبئی میں منعقد ہوئے جس میں دونوں سیاسی جماعتیں ''کچھ لو کچھ دو'' کے اصول کے تحت ایک متفقہ آئینی فارمولے پر متفق ہوئیں جسے میثاق لکھنو یا معاہدہ لکھنو کہتے ہیں۔

اس معاہدے میں طے پایا کہ:۔

۱۔ کانگریس مسلمانوں کے لیے جداگانہ طریقہ انتخاب قبول کرے۔

۲۔ مرکزی اسمبلی میں مسلم نمائندوں کی تعداد اراکین کی مجموعی تعداد کا ایک تہائی ہوگی۔

۳۔ قانون سازی کے سلسلے میں کسی ایسی تجویز پر غور نہیں ہوگا جس کی مخالفت متاثرہ فرقے کے نمائندوں کی تین چوتھائی تعداد کرے گی۔

۴۔ مسلم اکثریت کے صوبوں بنگال اور پنجاب میں مسلم نمائندوں کی تعداد ان کی آبادی کے تناسب سے کچھ کم لیکن مسلم اقلیتی صوبوں میں ان کے نمائندوں کی تعداد ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ ہوگی۔ مثلاً پنجاب میں 50%' بنگال میں 40%' یوپی میں 30%' بہار میں 25%' سی پی میں 15%' مدارس میں 15%' اور بمبئی میں 35%۔

مسلمانوں کو اپنا موجودہ حق کہ وہ دونوں ''جنرل اور الگ'' سیٹوں کے لیے ووٹ دے سکتے ہیں' چھوڑنا پڑے گا۔

چونکہ یہ معاہدہ ''کچھ لو کچھ دو'' کے اصول کے تحت طے پایا۔ مسلم لیگ نے چند باتیں کانگریس کی مانیں اور کچھ اپنی منوائیں جس سے مسلمانوں کو کچھ خسارہ تو ضرور ہوا' مثلاً انہیں جنرل اور الگ سیٹوں پر ووٹ دینے کا حق چھوڑنا پڑا' اور بنگال اور پنجاب میں اکثریت میں ہونے کے باوجود انہیں ان دو صوبوں میں اپنی حکومت بنانے میں مشکلات درپیش رہیں' وغیرہ۔ لیکن اس معاہدے کا مثبت پہلو یہ تھا کہ کانگریس نے مسلمانوں کی علیحدہ قومی حیثیت اور مسلم لیگ کو بطور مسلم نمائندہ جماعت کے تسلیم کر لیا اس کے علاوہ اسمبلیوں میں مسلمان نمائندوں کی تعداد اتنی موثر ہوگئی کہ اگر وہ کانگریس سے مل جاتے تو حکومت کو شکست ہو جاتی اور اگر وہ حکومت سے مل جاتے تو کانگریس کو شکست ہو جاتی جس سے ان کی اہمیت بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی انہیں یہ تحفظ بھی حاصل ہو گیا کہ مرکز یا کسی صوبے میں ان کے قومی مفاد کے خلاف کوئی قانون نافذ ہو سکے۔

طریقۂ تدریس:۔

سرگرمی نمبر1

ا۔ طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

ان سے کہیں وہ دومنٹ تک برصغیر پاک و ہند کی تحریکِ آزادی کے دوران ایسے معاہدوں کے متعلق سوچیں جب کانگریس اور مسلم لیگ ملک کے آئینی ڈھانچے پر متفق ہوئیں۔

وقتِ مقررہ کے بعد ہر گروپ کو آپس میں مشورہ/بحث کرنے کے لیے کہیں تاکہ وہ اپنی آراء کو مربوط کرسکیں۔

مشورہ/بحث کے بعد ہر گروپ لیڈر سے کہیں وہ اپنے گروپ کی معلومات کلاس کے سامنے پیش کرے۔

اگر آراء آپ کے مجوزہ عنوان سے مطابقت نہ رکھتی ہوں تو سب آراء کو منطقی طریقہ سے مربوط کرکے عنوان کا اعلان کریں اور تختہ سیاہ پر عنوان ''میثاقِ لکھنو'' لکھیں۔

میثاق لکھنو کا مختصر پس منظر کہانی کے انداز میں پیش کریں کہ 1913 میں مسلم لیگ کی قیادت نوجوان رہنماؤں کے ہاتھ آئی جن کی خواہش تھی کہ ہندو اور مسلمان مل کر انگریزوں کے خلاف صف آراء ہوں جس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے مسلمان اور ہندو ملک کے آئینی ڈھانچے پر متفق ہوں۔ قائداعظم محمد علی جناح کی کوششوں سے 1916 میں لکھنو کے مقام پر مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان ملک کے آئینی ڈھانچے پر اتفاق و معاہدہ ہوا جسے تاریخ میں میثاق لکھنو کہتے ہیں۔ یہ معاہدہ ''کچھ لو کچھ دو'' کے اصول کے تحت طے پایا جس سے مسلمانوں کو کچھ نقصان تو ضرور ہوا مگر اس معاہدہ کا مثبت پہلو یہ تھا کہ کانگریس نے نہ صرف مسلمانوں کی علیحدہ قومیت تسلیم کی بلکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی ایک نمائندہ سیاسی جماعت کے طور پر بھی سامنے آئی۔

سرگرمی نمبر2:۔

i) قائداعظم کی تصویر اور میثاق لکھنو کے نکات کا چارٹ آویزاں کریں۔
ii) طلباء کی توجہ چارٹ کی طرف دلاتے ہوئے باری باری ہر نکتہ کو پڑھ کر سنائیں۔
iii) ہر نکتہ کی وضاحت طلباء سے کروائیں۔
iv) طلباء کی طرف سے تمام نکات کی وضاحت ہونے کے بعد آپ خود تمام نکات کی وضاحت کریں۔

سرگرمی نمبر3:۔

۱۔ اب طلبہ کو دو بڑے گروپوں میں تقسیم کریں۔ایک گروپ کو"الف" اور دوسرے گروپ کو"ب" نامزد کریں۔

۲۔ گروپ "الف" سے کہیں کہ وہ میثاق لکھنو کے ان نکات کے متعلق سوچیں جو مسلمانوں اور مسلم لیگ کے مفاد میں تھے۔

۳۔ گروپ "ب" سے کہیں کہ وہ ان نکات کے متعلق سوچیں جو مسلمانوں اور مسلم لیگ کے مفادات کے خلاف تھے۔

۴۔ گروپوں کو اپنے اپنے کام کاغذ پر تحریر کرنے کے لیے کہیں۔

۵۔ گروپ لیڈر کو کہیں کہ وہ اپنے گروپ کے کام کو کلاس کے سامنے پیش کرے اور نکات کی وضاحت کرے۔

۶۔ دوسرے گروپ سے کہیں کہ وہ پیشکش کرنے والے گروپ لیڈر سے وضاحت طلب سوالات کریں۔

۷۔ گروپوں کی پیشکش کو مربوط کرتے ہوئے تمام نکات کی خود وضاحت کریں اور طلباء سے کہیں کہ وہ اپنی نوٹ بکس میں لکھ لیں۔

خود آزمائی:۔

یہ جاننے کے لیے کہ طلباء درج بالا سبق کو کتنا سمجھ پائے ہیں' ان سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔ ہر سوال کے دو نمبر ہیں۔

سوال1 مسلم لیگ کی قیادت کب اور کیسے نوجوان لیڈروں کے ہاتھ آئی؟

سوال2 میثاق لکھنو کب' کہاں اور کن کے درمیان ہوا؟

سوال3 میثاق لکھنو کس اصول کے تحت طے پایا؟

سوال4 میثاق لکھنو سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا؟

سوال5 میثاق لکھنو کے لیے سب سے زیادہ کوششیں کس نے کیں؟

سوال6 معاہدہ لکھنو کی رُو سے کانگریس نے مسلمانوں کے لیے کس طریقہ انتخاب کو قبول کیا؟

سوال7 میثاق لکھنو میں کتنے اہم نکات تھے؟

Q.No	1	2	3	4	5	6	7	Total
Marks	2	2	2	2	2	2	2	14

اگر جوابات ملنے کے بعد سکور 14 سے کم ہو تو جوابات کے لیے دیکھیں۔

۱۔ سرگرمی نمبر 1۔vi) سطر نمبر 2

۲۔ سرگرمی نمبر 1۔vi) سطر نمبر 5-6

۳۔ سرگرمی نمبر 1۔vi) سطر نمبر 8

۴۔ سرگرمی نمبر 1۔vi) سطر نمبر 11

۵۔ نفسِ مضمون۔ پیراگراف نمبر 3۔ سرگرمی نمبر 1۔vi) سطر نمبر 5

۶۔ نفسِ مضمون۔ پیراگراف نمبر 4۔ سرگرمی نمبر 2۔iii)

۷۔ چارٹ + نفسِ مضمون پیراگراف نمبر 4

LESSON 2

مضمون:۔ مطالعہ پاکستان

جماعت:۔ سیکنڈ ایئر

تصور:۔ نہرو رپورٹ

وقت:۔ ۴۰ منٹ

مقاصد:۔

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ وہ:۔

۱۔ ہندوانہ سوچ سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

۲۔ مسلمانوں کو غلام رکھنے کی سازشوں کے بارے میں بخوبی جان سکیں۔

۳۔ انگریزوں کی آئین سازی کے بارے میں پیش رفت سے آگاہ ہو سکیں۔

تدریسی معاونات:۔

گروپوں کی تعداد کے مطابق نہرو رپورٹ کے نکات پر مشتمل دستاویز کی کاپیاں۔

تعارف:

سابقہ معلومات جانچنے کیلئے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ انگریز حکومت برصغیر میں مضبوطی سے کیوں قائم رہی؟

۲۔ انگریز حکومت ہندوستانیوں کو کیسا نظام دینا چاہتی تھی؟

۳۔ ہندو کیسا نظام حکومت چاہتے تھے؟

۴۔ ہندو اپنی مرضی کا نظام حکومت لانے کیلئے کیا کر رہے تھے؟

☆ ممکنہ جوابات

1۔ انگریزوں کی برصغیر میں آمد پر ہندو خوش تھے۔ انہوں نے اس تبدیلی کو صرف "Change of masters" سے تعبیر کیا۔ انگریزوں سے وفاداری کر کے فوائد حاصل کرتے رہے۔ اس طرح ہندو انگریز حکومت کی مضبوطی کا باعث بنے۔

2۔ انگریز ایسی نئی حکومت دینا چاہتے تھے جو "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے تحت بنایا گیا تھا یا "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے تحت بنایا گیا تھا۔

3۔ ہندو ایسی نئی حکومت چاہتے تھے جس میں وہ مسلمانوں کو مستقبل میں اپنا غلام بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

4۔ اپنی مرضی کی نئی حکومت لانے کے لیے کانگریس کی سرکردگی میں نہرو رپورٹ مرتب کی گئی جو مسلمانوں کے لیے نہایت نقصان دہ تھی۔

اب آپ خود طلبہ کو بتائیں کہ ہندو برصغیر کیلئے ایک ایسا آئین چاہتے تھے جس میں ان کے مطالبات پورا ہونے کا بندوبست موجود ہو۔ وہ انگریزوں سے جو مطالبات منوانا چاہتے تھے وہ "نہرو رپورٹ" کی شکل میں سامنے لائے گئے۔ 1928 میں موتی لال نہرو کی سربراہی میں ایک 9 (نو) رکنی کمیٹی نے یہ رپورٹ پیش کی۔ اس لیے اسے نہرو رپورٹ کہتے ہیں۔

سرگرمی نمبر1

۱۔ اب آپ طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲۔ نہرو رپورٹ کے درج ذیل نکات پر مشتمل ایک ایک کاپی ہر گروپ کے حوالے کر دیں۔

نہرو رپورٹ کا مختصر متن 1928

(i) آئین میں بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی جائے۔

(ii) مذہب اور ضمیر کی آزادی حاصل ہو۔

(iii) بلوچستان کو مکمل صوبہ بنایا جائے۔

(iv) سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دیا جائے۔

(v) جداگانہ انتخابات کا سلسلہ فوری طور پر ختم کیا جائے۔

(vi) مضبوط مرکزی حکومت یعنی دوسرے الفاظ میں وحدانی طرز حکومت رائج کیا جائے۔

(vii) سوائے مرکز کے کسی بھی صوبے میں مسلمانوں کے لیے نشستیں مختص نہ کی جائیں۔

۳۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ ان نکات پر آپس میں بحث کریں۔

۴۔ ان نکات کو اپنی نوٹ بکس میں تحریر کریں۔

تختہ سیاہ کی سرگرمی:۔

تختہ سیاہ پر دو کالم بنائیں۔ کالم الف۔ کالم ب۔
طلبہ سے کہیں کہ وہ ایسے نکات پر غور کریں جو

۱۔ مسلمانوں کے حق میں تھے۔
۲۔ مسلمانوں کے لیے نقصان دہ تھے۔
۳۔ کسی طالب علم سے کہیں کہ وہ ایسا نکتہ بتائے جو مسلمانوں کے حق میں ہو۔
۴۔ اس کا جواب مناسب کالم میں تحریر کریں۔
۵۔ اس طرح بقیہ تمام نکات کے بارے میں طلبہ سے جوابات اخذ کرائیں۔
۶۔ جوابات کو مناسب کالموں میں لکھیں۔
۷۔ صحیح جوابات اخذ کرانے میں طلبہ کی مدد کریں۔
۸۔ تختہ سیاہ پر کیا گیا کام نوٹ بکس میں لکھنے کو کہیں۔

جائزہ:۔

۱۔ وقت کا خیال رکھتے ہوئے چند طلبہ کو موقع دیں کہ وہ کلاس کے سامنے آئیں اور نہرو رپورٹ کے تمام نکات مختصراً بیان کریں۔
۲۔ اس دوران ان کی رہنمائی کریں۔
۳۔ آخر میں یہ سوال پوچھیں۔
مسلمانوں نے اس رپورٹ پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟
۴۔ اگر مناسب جواب نہ آئے تو انہیں بتائیں کہ مسلمانوں کا ردعمل قائداعظم کے چودہ نکات کی صورت میں سامنے آیا تھا جو کہ مسلمانوں کی طرف سے آئینی تجاویز تھیں۔
۵۔ انہیں بتائیں کہ اگلے پیریڈ میں قائداعظم کے ۱۴ نکات پر بحث کریں گے۔

ہدایات برائے اساتذہ:۔

۱۔ کلاس کے ایک ہونہار طالب علم کو خفیہ طور پر بتائیں کہ وہ اگلے دن قائداعظم محمد علی جناح کے بھیس میں کلاس کے سامنے کردار ادا کرنے کے لیے بلایا جائے گا۔ جس میں وہ ایک پریس کانفرنس کے انداز میں اپنے جوابی چودہ نکات پیش کرے گا۔
۲۔ اسے کہیں کہ ٹیلی وژن پر کسی پریس کانفرنس کا منظر دیکھنے کی کوشش کرے۔
۳۔ اسے اپنے گھر پر اس قسم کی مشق کرنے کی ہدایت کریں۔

LESSON 3

مضمون: مطالعہ پاکستان

جماعت: سیکنڈ ایئر

تصور: قائداعظم کے چودہ نکات

مقاصد: طلبہ کو اس قابل بنانا کہ وہ

۱۔ قائداعظم کے پیش کردہ چودہ نکات بیان کر سکیں۔

۲۔ اس دور کے سیاسی پس منظر سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ نہرو رپورٹ پر مسلمانوں کے ردعمل سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

تدریسی معاونات:۔

قائداعظم کی تصویر۔نکات سے متعلق سوالات

تدریسی مواد:۔

1928 میں انڈین نیشنل کانگریس نے آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی۔جس میں انگریز حکمرانوں کے سامنے آئین سازی کے لئے چند تجاویز کو آخری شکل دی گئی اور نہرو رپورٹ کے نام سے ان تجاویز کو شائع کیا گیا۔مسلمانوں نے اس رپورٹ کی اشاعت پر سخت ردعمل کا اظہار کیا اور نہرو رپورٹ کی روشنی میں بننے والی کسی بھی آئینی دستاویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔

اس موقع پر قائداعظم نے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کیا اور چودہ نکات کی صورت میں اپنی آئینی تجاویز پیش کیں۔ جو درجہ ذیل تھیں۔

۱۔ آئندہ دستور وفاقی ہو اور باقی ماندہ اختیارات صوبوں کو دیئے جائیں۔
۲۔ تمام صوبوں کو یکساں نوعیت کی خودمختاری عطا کی جائے۔
۳۔ تمام مجالس قانون ساز اور منتخب اداروں مین اقلیتوں کو کافی اور موثر نمائندگی دی جائے۔ لیکن کسی صوبے میں اکثریت کو اقلیت میں نہ لایا جائے۔
۴۔ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کو ایک تہائی نشستیں دی جائیں۔
۵۔ جداگانہ انتخابات کو برقرار رکھا جائے۔ تاہم اقلیتوں کو اختیار ہو کہ وہ جب چاہیں مخلوط انتخاب کو قبول کرلیں۔
۶۔ صوبوں کی از سر نو تشکیل میں مسلم اکثریت کے صوبوں، پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مسلم اکثریت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔
۷۔ تمام فرقوں کو پوری مذہبی آزادی کی ضمانت دی جائے۔
۸۔ کسی بھی مجلس قانون ساز میں کرئی ایسا مسودۂ قانون پاس نہ کیا جائے جس کو کسی قوم کے نمائندگان کا تین چوتھائی اپنے مذہب کے خلاف قرار دے۔
۹۔ سندھ کو بمبئی سے الگ صوبہ بنایا جائے۔
۱۰۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں دوسرے صوبوں کی طرح اصلاحات نافذ کی جائیں۔
۱۱۔ تمام سرکاری ملازمتوں اور خودمختار اداروں میں مسلمانوں کی تناسب نمائندگی کے لیے آئینی تحفظ دیا جائے۔
۱۲۔ مسلم ثقافت، تہذیب، زبان مذہب اور شخصی قوانین کے تحفظ کی آئینی ضمانت دی جائے۔ اور مسلم خیراتی اداروں کی سرکاری خزانے سے امداد کی جائے۔
۱۳۔ مرکز اور صوبوں میں کم از کم ایک تہائی مسلم وزیر لیے جائیں۔ اس کے بغیر کوئی کابینہ نہ بنائی جائے۔
۱۴۔ مرکزی مجلس قانون ساز وفاق میں شامل صوبوں اور ریاستوں کی منظوری کے بغیر آئین میں ترمیم کا مجاز نہ ہو۔

تعارف:۔

طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لینے کیلئے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ انگریز دور میں مسلمانوں کی قیادت کن لوگوں کے پاس تھی؟

۲۔ مسلمانوں کیلئے آئینی حقوق حاصل کرنے کی جنگ کون لڑ رہا تھا؟

۳۔ مسلمان برصغیر میں کیسا نظام حکومت چاہتے تھے۔

ممکنہ جوابات:۔

۱۔ سرسید احمد خان، علامہ اقبال، قائداعظم محمد علی جناح

۲۔ محمد علی جناح پیش پیش تھے۔

۳۔ مسلمان ایسا نظام حکومت چاہتے تھے کہ جس مین ہندو مسلمانوں کو اپنا غلام بنانے کا مقصد حاصل نہ کر سکیں۔

طریقہ تدریس:۔

سرگرمی نمبر 1

۱۔ قائداعظم کی تصویر نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ آج آپ میں سے ایک طالب علم قائداعظم کا کردارادا کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرے گا۔ جس میں وہ قائد کے چودہ نکات پیش کرے گا۔

۳۔ پریس کانفرنس کے انعقاد سے قبل ایک میزبان کی حیثیت سے آپ کانفرنس کی کاروائی سے متعلق طلبہ کو آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ انہی میں سے اُن کا ایک ساتھی سٹیج پر آئے گا اور قائداعظم کی حیثیت سے پریس کانفرنس سے خطاب کریگا۔

۴۔ قائداعظم کا کردارادا کرنے کیلئے نامزد طالب علم کو سٹیج پر بلائیں۔

۵۔ اسے اس کی نشست سنبھالنے کی دعوت دیں۔

۶۔ اب آپ اُس کا تعارف کروائیں۔

۷۔ خطاب کیلئے دعوت دینے سے پہلے پریس کانفرنس کے آداب اور نظم وضبط کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کریں۔ کانفرنس کی سیاسی اہمیت کے بارے میں بھی بتائیں۔

۸۔ طلبہ کو ہدایت کریں کہ وہ غور سے قائداعظم کا خطاب سنیں۔

۹۔ اُن کے پیش کردہ نکات کو مختصراً نوٹ کرتے جائیں۔

۱۰۔ اب آپ قائداعظم (وہ طالب علم جو قائداعظم کا کردارادا کرنے کیلئے پریس کانفرنس سے خطاب کرنے والا ہے) کو پریس کانفرنس سے خطاب کرنے کی دعوت دیں۔

۱۱۔ آپ خود سامعین کی نشستوں پر جا کر بیٹھ جائیں۔ اور باقی طلبہ کے ساتھ قائداعظم کا خطاب سُنیں۔

۱۲۔ چند وضاحت طلب نکات سے متعلق سوالات پہلے سے تیار کر کے آپ اپنے پاس رکھیں۔

سوالات درج انداز کے ہونے چاہیں۔

(I) وفاقی طرز حکومت سے کیا مراد ہے؟

(II) جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیوں کیا گیا؟

(III) سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کا مقصد کیا تھا؟

(IV) صوبائی خودمختاری سے کیا مراد ہے؟

۱۳۔ طلبہ کو ہدایت کریں کہ قائداعظم (فرضی کردار) سے سوالات پوچھیں۔

۱۴۔ اگر ان سوالات کے جوابات تسلی بخش نہ ہوں تو آپ خود سٹیج پر آئیں اور طلبہ کو پوری طرح مطمئن کریں۔

۱۵۔ سوالات کی نشست کے بعد پریس کانفرنس کے اختتام کا اعلان کریں اور شرکا کا شکریہ ادا کریں۔

۱۶۔ تالیوں کی گونج میں قائداعظم کو رخصت کریں۔ وہ جا کر اپنے ساتھی طلبا میں اپنی نشست پر بیٹھ جائے۔

سرگرمی نمبر۲:

چند طلبأ کو باری باری دعوت دیں کہ وہ قائداعظم کے چودہ نکات زبانی بتانے کی کوشش کریں۔اوراس دوران ان کی مدد کریں۔

جائزہ:

آخر میں طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیں

۱۔ قائداعظم نے چودہ نکات کیوں پیش کیے تھے؟

۲۔ یہ نکات کس سال پیش کیئے گئے؟

۳۔ نہرو رپورٹ کس سال پیش کی گئی؟

۴۔ قائداعظم کے چودہ نکات کون کون سے تھے؟

ممکنہ جوابات:۔

۱۔ نہرو رپورٹ پر مسلمانوں کا درعمل ظاہر کرنے کیلئے آپ نے چودہ نکات پیش کیے تھے۔

۲۔ 1929

۳۔ 1928

۴۔ دیکھئے ''تدریسی مواد''

LESSON 4

مضمون : مطالعہ پاکستان

جماعت : سیکنڈ ایئر

تصور : پاکستان کا حدود اربعہ اور محل وقوع

وقت : ۴۰ منٹ

مقاصد : اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباً اس قابل ہو سکیں کہ وہ:

۱۔ محل وقوع اور حدود اربعہ میں فرق جان سکیں۔

۲۔ پاکستان کا محل وقوع اور حدود اربعہ بیان کر سکیں۔

۳۔ نقشوں کے استعمال کو سیکھ سکیں۔

تدریسی معاونات:

دنیا کا نقشہ، پاکستان کا نقشہ، نصابی کتاب، پوائنٹر، میٹر راڈ، خطوط عرض بلد اور خطوط طول بلد کے الگ الگ چارٹ

تعارف:

تدریسی سرگرمی شروع کرنے سے پہلے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ حدود اربعہ کا لفظی مطلب کیا ہے؟

۲۔ محل وقوع سے کیا مراد ہے؟

۳۔ پاکستان کس براعظم میں واقع ہے؟

۴۔ پاکستان کے چند پڑوسی ملکوں کے نام بتائیں

ممکنہ جوابات:

۱۔ چار اطراف مشرق' مغرب' شمال' جنوب۔

۲۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی ملک دنیا میں کس مقام پر واقع ہے۔

۳۔ پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔

۴۔ بھارت' چین' افغانستان' ایران' تاجکستان۔

تدریسی مواد

براعظم ایشیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کے جنوب میں ایک جزیرہ نما قطعۂ زمین واقع ہے۔ یہ برصغیر پاک و ہند ہے۔ جس کو ہمالیہ کے پہاڑ اور اس کی شاخیں براعظم ایشیا کے شمالی حصے سے جدا کرتی ہیں۔ برصغیر کے شمال مغربی حصے میں سرزمین پاکستان واقع ہے۔

پاکستان کے شمال مغرب میں کوہستان ہمالیہ کا سلسلہ ہے۔ افغانستان کی پٹی واخان جس کی چوڑائی 16 کلومیٹر ہے پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔ شمال مشرق کی طرف چین کا صوبہ سنکیانگ اور کشمیر کی سرحدیں پاکستان سے ملتی ہیں۔ پاکستان کے مغرب میں افغانستان اور جنوب مغرب میں ایران واقع ہے۔ مشرق کی طرف بھارت واقع ہے۔ وسعت کے اعتبار سے پاکستان 24 ڈگری اور 36.75 ڈگری شمالی عرض بلد اور 61 ڈگری و 75.5 ڈگری مشرقی طول بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔

طریقۂ تدریس

سرگرمی نمبر 1

۱۔ طلبہ کی مدد سے دنیا کا نقشہ تختہ سیاہ پر آویزاں کریں۔

۲۔ نقشے پر موجود علامات کے بارے میں انہیں بتائیں۔

۳۔ نقشہ جس سکیل کے مطابق بنایا گیا ہے۔ وہ نمایاں طور پر تختہ سیاہ پر لکھیں۔

۴۔ ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ تختہ سیاہ پر آئے اور نقشے پر موجود خط استوا کی نشاندہی کرے۔

۵۔ اگر وہ خط استوا کو تلاش نہ کر سکے تو دوسرے طلبہ سے مدد لیں۔ بصورت دیگر آپ خود خط استوا کی تلاش میں اس کی مدد کریں۔

۶۔ خط کی نشان دہی ہو جانے کے بعد چاک کی مدد سے نمایاں کر کے خطِ استوا کا مقام تختہ سیاہ پر دکھائیں۔

۷۔ ایک دوسرے طالب علم سے کہیں کہ نقشے پر موجود مشرق سے مغرب کی جانب اور شمال سے جنوب کی جانب کھینچے گئے خطوط کی نشان دہی کرے۔

۸۔ ان کی تعداد کے بارے میں بھی پوچھیں اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اُس کی مدد کریں۔

۹۔ اب خطوط عرض بلد اور خطوط طول بلد کے چارٹ الگ الگ تختہ سیاہ پر آویزاں کریں۔ اور طلبہ کو بتائیں کہ زمین پر موجود کسی مقام کے تعین کے لئے یہ فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ مشرق سے مغرب کی جانب خط استوا کے متوازی 180 خطوط کھینچے گئے ہیں جنہیں خطوط عرض بلد کہتے ہیں۔ جبکہ خط نصف النہار (Greenwich Meridian) سے مشرق اور مغرب کی طرف 180-180 خطوط کھینچے گئے ہیں۔ ان خطوط کی کل تعداد 360 ہے۔ اور انہیں خطوط طول بلد کہتے ہیں۔

۱۰۔ پوائنٹر کی مدد سے چارٹ پر خطوط کی سمت اور تعداد کے بارے میں بتائیں۔

۱۱۔ اب ایک طالب علم سے کہیں کہ دنیا کے نقشے پر موجود چاروں سمتوں کی لکھی گئی ڈگریاں پڑھے۔ پھر اُسے کہیں کہ نقشے پر پاکستان کو تلاش کریں۔

۱۲۔ اب آپ میٹر راڈ لیں اور پاکستان کے مغربی کونے پر اسے عموداً رکھیں اور ڈگریاں تختہ سیاہ پر نقشہ کے نیچے میٹر راڈ کی سیدھ میں نوٹ کر لیں یہ عمل باقی سمتوں میں بھی دھرائیں اور ڈگریاں نمایاں طور پر تختہ سیاہ پر اس طرح لکھیں

''پاکستان عرض بلد میں 24 ڈگری اور 36.75 ڈگری جبکہ طول بلد میں 61 ڈگری 75.5 ڈگری کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔''

۱۳۔ جب چاروں درجے لکھ دیں تو طلبہ سے کہیں کہ یہ پاکستان کا محل وقوع ہے۔

سرگرمی نمبر ۲

i تختہ سیاہ پر معلوم کیے گئے نتائج کو مٹا دیں۔ مناسب تعداد میں باری باری طلبہ کو تختہ سیاہ پر بلائیں۔ اور میٹر راڈ کی مدد سے پاکستان کی محل وقوع اخذ کرائیں۔

ii اگر وہ مشکل محسوس کریں تو اُن کی مدد کریں۔

سرگرمی نمبر ۳

i پاکستان کا حدود اربعہ معلوم کروانے کیلئے پاکستان کا نقشہ تختہ سیاہ پر آویزاں کریں۔

ii طلبہ سے درج ذیل سمتوں پر موجود ملکوں یا سمندروں کے بارے میں پوچھیں اور نیچے دیے گئے جوابات اخذ کریں۔

نمبر شمار	سمتیں	اخذ کرنے والے جوابات
1	شمال	چین، تاجکستان (افغانستان کی واخان کی پٹی تاجکستان کو پاکستان سے جدا کرتی ہے)
2	مشرق	بھارت
3	مغرب	افغانستان
4	جنوب مغرب	ایران
5	جنوب	بحیرہ عرب

درج بالا تمام سمتوں کو دکھانے والا ایک چارٹ تختہ سیاہ پر آویزاں کریں۔

درست جوابات کو تختہ سیاہ پر نمایاں کر کے لکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ انہیں اپنی نوٹ بکس میں تحریر کر لیں۔

سرگرمی نمبر ٤

i ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ کتاب میں موجود "پاکستان" کے محل وقوع اور حدود اربعہ کے بارے میں دیا گیا سبق پڑھے۔

ii کتاب میں دی گئی معلومات اپنی اخذ کی گئی معلومات کے ساتھ آپ خود موازنہ کروائیں۔

جائزہ

۱۔ اب طلبہ سے پوچھیں کہ تختہ سیاہ پر کی گئی سرگرمیوں سے انہوں نے کیا سیکھا ہے؟

۲۔ اس دوران انکی غلطیوں کو درست کیا جائے

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ اپنے لیے تمام چارٹ ایک دن پہلے تیار کر لیں۔ دیگر معاونات بھی موجود ہوں

۲۔ چارٹ مختلف رنگوں میں تیار کریں۔

۳۔ درجوں کے نکات واضح کر کے لکھیں۔

۴۔ سمتوں کے نام نمایاں کر کے لکھیں۔

LESSON 5

مضمون : مطالعہ پاکستان

جماعت : سیکنڈ ایئر

عنوان : مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات کا کردار

مقاصد:۔

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

۱۔ پاکستان کے ماضی سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
۲۔ سیاست کے منفی پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں۔
۳۔ شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات بیان کر سکیں۔

تدریسی معاونات:

۱۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب کا چارٹ۔
۲۔ چھ نکات کا چارٹ۔
۳۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے موجودہ نقشے۔

تدریسی مواد:

14 اگست 1947 کو دنیا کے نقشے پر مملکت خداداد پاکستان وجود میں آئی۔ یہ مملکت دو حصوں پر مشتمل تھی۔ ایک حصہ مشرقی پاکستان اور دوسرا مغربی پاکستان کہلاتا تھا۔ دونوں کے درمیان تقریباً ایک ہزار میل کا فاصلہ انہیں جدا کرتا تھا۔ درمیان میں پاکستان دشمن ملک واقع تھا۔ جس کی پہلے دن سے ہی یہ کوشش تھی کہ نوزائیدہ مملکت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا نہ ہونے دیا جائے۔ اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں۔ اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کیلئے اسے مطلوبہ افراد مل گئے۔ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کو کمزور کر کے عوامی لیگ بنوائی۔ شیخ مجیب الرحمان نے عوامی لیگ کو منظم کر کے پاکستان مخالف جذبات کو ہوا دی۔ اور 1970 میں ہونے والے الیکشن میں مشرقی پاکستان میں واضح اکثریت حاصل کر لی شیخ مجیب الرحمان نے اپنی الیکشن مہم اپنے مشہور چھ نکات پر چلائی اور کامیابی حاصل کر لی۔ یہی الیکشن مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے کا سبب بن گئے۔ شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ وفاقی پارلیمانی نظام قائم کیا جائے۔قومی اسمبلی براہ راست طریق انتخاب کے ذریعے منتخب ہو اور اس میں صوبوں کو نمائندگی آبادی کی بنیاد پر دی جائے۔

۲۔ وفاقی حکومت کے پاس صرف دفاع اور امور خارجہ کے محکمے ہوں۔

۳۔ ملک کے دونوں حصوں میں الگ الگ کرنسیوں کا اجراء کیا جائے۔اگر ایک ہی کرنسی رائج کی جائے تو مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان کی طرف دولت کی منتقلی کی روک تھام کے لیے دستوری تحفظات مہیا کیے جائیں۔اس مقصد کے لیے الگ الگ ریزرو بینک قائم کیے جائیں۔

۴۔ ٹیکس لگانے کا اختیار صرف صوبوں کو حاصل ہو۔اور مرکزی حکومت کو اس کی ضروریات کے مطابق جمع شدہ ٹیکس میں سے حصہ دیا جائے۔

۵۔ زرمبادلہ پر دونوں حصوں کا کنٹرول ہو۔صوبائی حکومتیں بیرونی حکومتوں سے تجارتی تعلقات قائم کرنے، تجارتی مشن بھیجنے اور تجارتی سمجھوتے کرنے میں بااختیار ہوں۔

۶۔ صوبائی حکومتوں کو قومی سلامتی میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے ملیشیا یا نیم فوجی فورس قائم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

درج بالا نکات نے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔1971ء میں پاکستان کا مشرقی بازو الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔

تعارف:۔

تدریس سے پہلے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ 1971ء سے پہلے پاکستان کا نقشہ کیسا تھا؟

۲۔ 1971ء میں پاکستان پر کیا قیامت ٹوٹی؟

۳۔ بنگلہ دیش کن سیاستدانوں نے بنوایا؟

ممکنہ جوابات:۔

۱۔ 1971ء سے پہلے پاکستان دو حصوں پر مشتمل تھا یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔

۲۔ 1971ء میں مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا جو پاکستان کے لیے بہت بڑا صدمہ تھا۔

۳۔ بنگلہ دیش بنوانے میں شیخ مجیب الرحمان، جنرل یحییٰ خان اور ذوالفقار علی بھٹو نے اہم کردار ادا کیا۔علاوہ ازیں بیرونی سازشیں بھی کارفرما تھیں۔

طریقۂ تدریس:۔

سرگرمی نمبر1

1 تختہ سیاہ پر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب کا چارٹ آویزاں کریں جس میں درج ذیل نکات درج ہوں۔

۱۔ شیخ مجیب کے چھ نکات۔

۲۔ ہندوؤں کا اثر ورسوخ۔

۳۔ معاشی پسماندگی۔

۴۔ جغرافیائی دوری۔

۵۔ بنگالی زبان کا مسئلہ۔

۶۔ بھٹو مجیب اختلافات۔

۷۔ جنرل یحیٰ خان کی فوجی کاروائی۔

۸۔ اساتذہ و بیوروکریسی کا کردار۔

۹۔ بین الاقوامی سازش۔

2 ۔ طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم صرف شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات پر بحث کریں گے۔

3۔ چارٹ پر موجود نکتہ نمبر ا کے علاوہ باقی تمام نکات کو ایک سفید کاغذ کی مدد سے ڈھانپ دیں۔

4۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے نقشے تختہ سیاہ پر آویزاں کریں۔

سرگرمی نمبر2

۱۔ اس سبق کو پڑھانے سے ایک دن پہلے خفیہ طور پر دو مقررین (طلبہ میں سے) تیار کریں۔

۲۔ ایک مقرر شیخ مجیب الرحمان کا کردار ادا کرتے ہوئے کلاس کے سامنے اپنے چھ نکات کو بنیاد بنا کر سیاسی جلسے سے خطاب کرے۔

۳۔ دوسرا مقرر ذوالفقار علی بھٹو کا کردار ادا کرتے ہوئے شیخ مجیب الرحمان کے چھ نکات کے مضر اثرات سے حاضرین کو آگاہ کرے۔

۴۔ شیخ مجیب الرحمان کی تقریر کے وقت طلبہ کو ہدایت کریں کہ وہ چھ نکات کو مختصراً اپنی نوٹ بکس میں تحریر کریں۔

۵۔ بھٹو کی تقریر کے وقت چھ نکات کی مخالفت میں جو باتیں آئیں وہ بھی طلبہ کو نوٹ کرنے کی ہدایت کریں۔

۶۔ تقاریر کے اختتام پر وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے چند طلبہ کو دعوت دیں کہ وہ چھ نکات گنوائیں۔

سرگرمی نمبر3

۱۔ طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیں۔

۲۔ چھ نکات کے حق میں ہونے والے گروپ کو دائیں طرف اکٹھا ہونے کو کہیں۔

۳۔ چھ نکات کے مخالف طلبہ بائیں جانب اکٹھے ہو جائیں۔

۴۔ دونوں گروپ اپنا ایک ایک لیڈر چن لیں۔

۵۔ دونوں لیڈر اپنا اپنا موقف کلاس کے سامنے پیش کریں۔

۶۔ جس کے دلائل میں وزن ہو اس کے لیے تالی بجوائیں۔

جائزہ:۔

آخر میں درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ عوامی لیگ کس نعرے پر الیکشن جیت گئی؟

۲۔ چھ نکات کا لُب لُباب کیا تھا؟

ممکنہ جوابات:۔

۱۔ شیخ مجیب الرحمان کے پرکشش چھ نکات الیکشن میں عوامی لیگ کی جیت کا باعث بنے۔

۲۔ چھ نکات کا لُب لُباب یہ تھا کہ دونوں بازو الگ کر کے دو نئے ملک بنا دیئے جائیں۔

ماڈیول

تدریس اسلامیات

برائے جماعت یازدھم۔ دوازدھم
(انٹرمیڈیٹ کلاسز)

برائے

ماسٹر ٹرینرز/ایس۔ایس

(INSET PROGRAMME)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

جنوری۔ فروری 2003

ماڈیول

تدریس اسلامیات

برائے

جماعت یازدہم۔دوازدھم

(انٹرمیڈیٹ کلاسز)

نگران اعلیٰ : عمر فاروق ڈائریکٹر نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

رہنمائی و معاونت: مس شمیم سرفراز ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

تدوین و ترتیب : مس شمیم سرفراز ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

مصنف : شیرزادہ ماہر مضمون۔عربی۔اسلامیات۔گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول۔مدین سوات۔

نظر ثانی : محمد اکرام الحق ماہر مضمون گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بگڑہ ہری پور۔

اشاعت : نظامتِ نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

کمپوزنگ : قاضی پرنٹرز اڈہ گامی ایبٹ آباد

طباعت : گورنمنٹ پرنٹنگ پریس صوبہ سرحد پشاور۔

اسلامیات

تعارف:۔

اسلامیات کی تاریخ اتنی قدیم ہے جتنی کہ اسلام کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کا آغاز کیا۔ اسی دن سے مضمون اسلامیات کی تدریس شروع ہوگئی۔ بعد کے ادوار میں اسکی تدریس مختلف طریقوں سے جاری رہی۔ اسلامیات کی تدریس میں اہم اور بنیادی چیز تشکیل کردار ہوتی ہے۔ جب تک اچھے کردار کی تعمیر نہ ہو سکے۔ حقیقی مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم میں جدت کی وجہ سے مختلف مضامین کے پڑھانے کے طریقے مختلف ہو گئے ہیں۔ جب تک ان مخصوص طریقوں سے کام نہ لیا جائے۔ سیکھنے کا عمل آسان نہیں رہتا۔ لہٰذا اسلامیات کا سمجھدار معلم فوراً پوچھے گا کہ مختلف مضامین پڑھانے کے بنیادی اصول کونسے ہیں۔ ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں طریقہ دوسروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ ابن خلدون نے اس سلسلے میں ایک اہم بات کہی ہے کہ نیا سبق کچھ اس انداز میں پیش کرنا چاہیے کہ طلباء کی عملی زندگی سے اس کا تعلق قائم کیا جائے۔ اس طرح وہ نئے معلومات کو سیکھنے میں اجنبیت محسوس نہیں کریں گے۔

اسلامیات کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے جماعت اول سے بی۔ اے تک پڑھایا جاتا ہے لیکن تدریس اسلامیات کے مقاصد اساتذہ پر پوری طرح واضح نہیں ہوتے۔ جسکی وجہ سے وہ مناسب طریقہ تدریس جو مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت ہو۔ اپنا نہیں سکتے۔ اس ماڈیول میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مقاصد کی موجودگی میں اساتذہ اور طلباء ایک مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں تاکہ سیکھنے کے عمل کو کامیاب بنایا جا سکے۔ طلبہ میں جذبہ ایمانی پیدا کیا جا سکے۔ وہ اس مضمون کو لگن اور محبت سے پڑھیں اور آگے جا کر پاکستان کے ذمہ دار شہری بن سکیں۔ سیکھنے کے عمل کو کامیاب بنانے کے لیے سرگرمیوں پر مبنی طریقہ تدریس اپنایا جائے تو بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور تعلیم کا آسان اور دلچسپ بن سکتا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامیات کے اساتذہ جدید طریقہ ہائے تدریس کو اپنائیں تاکہ طلباء خود تدریس کے عمل میں شامل ہو کر علم حاصل کریں۔

تدریس ایک فن ہے۔ جس نے جدید دور میں بڑی ترقی کی ہے۔ روائتی طریقہ ہائے تدریس کی جگہ جدید طریقہ ہائے تدریس اور نئے رجحانات نے لی ہے۔ بچہ نصاب کیلئے نہیں بلکہ نصاب بچے کیلئے ہے۔ اس طرح طریقہ تدریس میں بھی بچے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ ہمارے ہاں روایتی طریقہ تدریس عام ہے۔ تقریری/بیانیہ انداز میں طلباء کو معلومات تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ استحسانی اور عملی پہلو نظر انداز ہو جاتے ہیں جو تدریس کے بہت ہی اہم مقاصد ہیں۔ نتیجتاً ہمارا معیار تعلیم روبہ تنزل نظر آتا ہے۔

محکمہ تعلیم صوبہ سرحد نے اس اہم قومی مسئلہ پر بڑی سنجیدگی سے غور کیا اور زیر ملازمت اساتذہ کو جدید طریقہ ہائے تدریس کی تربیت دینے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کیلئے ایک خطیر رقم مختص کر کے نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد کو یہ کام سونپا گیا کہ صوبہ سرحد کے RITES میں قبل از

ملازمت تربیت اساتذہ کو ۲ سال کیلئے معطل کر کے تمام کیڈرز کے زیر ملازمت اساتذہ کو مختصر دورانیہ کے تجدیدی کورس کروائے جائیں۔

ہمارے ہاں دیگر مضامین کے اساتذہ کی طرح معلم اسلامیات / عربی / قاری کیلئے قبل از ملازمت تربیت کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس لیے ان معلمین معلمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس میں تربیت دینا اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ تاکہ روایتی طریقہ تدریس کے ساتھ ساتھ ایسے نئے طریقے اور تکنیکیں بھی استعمال کیے جائیں جن میں بچے کی سبق میں عملی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ اور تدریس کے دوران نفس مضمون کیلئے ایسی سرگرمیاں تجویز کی جائیں جن میں طلباء فعال رکن کی حیثیت سے شریک ہوں۔

زیر نظر ماڈیول درسی کتاب کے چند عنوانات کو سرگرمیوں کے ذریعے پڑھانے کے طریقوں پر مشتمل ہے۔ جو معلمین اسلامیات کیلئے صرف رہنمائی ہے۔

معلمین اپنی ذاتی استعداد، اہلیت، تجربہ اور مہارت کے پیش نظر اسباق کو مزید بہتر انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔ مقصد تدریس کو زیادہ موثر اور بامقصد بنانا ہے۔ تاکہ طلباء میں تخلیقی، تحقیقی اور احتسانی صلاحیتیں اجاگر ہوں اور تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ملک و قوم کیلئے بہترین فرد ثابت ہوں اور اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی لا کر اور ان عملی تعلیمات کو راسخ الفطرت بناتے ہیں جو دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کر سکیں۔

☆=☆=☆=☆=☆=☆=☆=☆=☆=☆

LESSON 1

مضمون : اسلامیات (لازمی)

جماعت : یازدہم (گیارہویں)

تصور : درج ذیل حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

"لاتزال قدما ابن ادم یوم القیمة حتی یسئل عن خمس عن عمره فی ما افناه وعن شبابه فیما ابلاه وعن ماله من این اکتسبه و فیما انفقه وما عمل فی ما علم"۔ ترمذی

مقاصد

اس سبق کی تدریس کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:۔

۱۔ قیامت کے دن جوابدہی اور ذمہ داری کا احساس کر سکیں۔

۲۔ اس حدیث کا مطالعہ کر کے کامیاب دنیوی و آخروی زندگی کے اصول بتا سکیں۔

۳۔ وہ عمر' جوانی' مال اور علم کی اہمیت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات بیان کر سکیں۔

۴۔ حدیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح کر سکیں۔

تدریسی اشیاء:۔

حدیث میں مذکور پانچ چیزوں کے تذکرے کا چارٹ۔

تدریسی مواد:۔

عمر' جوانی' مال اور علم اللہ تعالیٰ کی قیمتی ترین نعمتوں میں سے ہیں' ان نعمتوں کی صحیح مصرف وہ ہے جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ دین کی چند روزہ زندگی میں ان چیزوں کی طرف دھیان نہ دے کر اور ان کو ایک مہمل چیز سمجھ کر ضائع کرنا باعث شرمندگی ہوگا۔

درحقیقت عمرِ عزیز ایک متاعِ گرانمایہ ہے اور مختصر ہو کر بھی ایک لافانی زندگی کا مقدمہ ہے، اس لافانی زندگی کی بہتری اور ابتری کا انحصار اس پر ہی ہے۔ جوانی بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، زندگی کے اس حصہ میں انسان بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اس کو ضائع کر کے پیری میں سعی و کوشش کی امید ایک مرہم باطل ہے، مال صحیح طریقے سے کمانا اور صحیح مصرف میں خرچ کرنا عبادت ہے اور غلط طریقے سے کمانا غلط مصرف میں خرچ کرنا وبال جان ہے۔ علم پر عمل کرنا اصل چیز ہے، اس لیے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن کوئی اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا جائے''۔

طریقۂ تدریس:

سرگرمی نمبر 1

درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ کیا ہمیں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے؟

۲۔ کیا انسانی زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق اسلامی تعلیمات موجود ہیں؟

۳۔ کیا ہم اس زندگی کے بارے میں کہیں جوابدہ ہوں گے کہ نہیں؟

۴۔ کیا جوانی کو لہو و لعب میں صرف کر کے بڑھاپے میں عبادت کی امید کرنا صحیح تصور ہے؟

۵۔ ہم مال کس طریقے سے کمائیں؟

۶۔ ہم مال کہاں خرچ کر سکتے ہیں؟

۷۔ ''بہت علم اور عمل کچھ نہیں'' ، ''جتنا بھی علم ہے اس پر عمل کرنا'' کونسا تصور صحیح ہے۔

اخذ شدہ جوابات و معلومات تختہ سیاہ پر نوٹ کر لیں۔

تختہ سیاہ کا خلاصہ

☆ مرضی کی زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔

☆ اسلامی تعلیمات کا مکمل زندگی سے متعلق ہونا۔

☆ جوانی ضائع کرنا بڑھاپے میں عمل کی امید غلط تصور۔

☆ مال کا جائز طریقے سے کمانا۔

☆ اور جائز مصرف میں خرچ کرنا۔

سرگرمی نمبر2

(i) بتائیں کہ آج ہم ان ہی باتوں سے متعلق ایک حدیث رسولؐ پڑھیں گے۔

(ii) حدیث میں موجود باتوں پر مشتمل چارٹ آویزاں کریں۔

(iii) چارٹ پر درج ذیل باتیں صاف اور جلی حروف میں لکھی ہوں۔

پانچ نعمتیں

۱۔ عمر ------- اس کا ایک ایک لمحہ اطاعت خدا اور رسولؐ میں خرچ کرنا چاہیے۔

۲۔ جوانی ------- کو غنیمت جانتے ہوئے بڑھاپے کی آمد سے پہلے آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے۔

۳۔ مال ------- جائز طریقے سے کمانا چاہیے۔

۴۔ مال ------- جائز مصرف میں خرچ کرنا چاہیے۔

۵۔ علم -------- اس پر عمل کرنا چاہیے۔

(iii) حدیث کو صحیح تلفظ کے ساتھ آرام واطمینان کے ساتھ پڑھیں۔

(iv) ممکن ہو تو باری باری تمام طلباء سے سنائیں۔

(v) مشکل الفاظ جن کی تلفظ میں طلباء غلطی کریں، صحیح تلفظ کرا کر بورڈ پر یا اعراب لکھیں۔

مثلاً یُسْئَلَ ۔ اَفْنَاہُ ۔ اَبْلَاہُ ۔ اِکْتَسَبَہٗ ۔ عَمِلَ فِی مَاعَلِمَ

(vi) حدیث کا آسان زبان میں ترجمہ کریں۔

(vii) حدیث کی تشریح سنائیں۔

(viii وضاحت طلب الفاظ تختہ سیاہ پر نوٹ کریں۔

(ix طلبہ سے معانی پوچھیں اور اخذ شدہ معانی تختہ سیاہ پر مشکل الفاظ کے سامنے لکھ دیں۔

تختہ سیاہ

مشکل الفاظ	معانی
لاتزال	برقرار رہیں گے۔
یُسئل	پوچھا جائے گا۔
اَفناہٗ	اُس کو ختم کر دیا۔
شبادہ	اسکی جوانی
اَبلاہٗ	اسے بوسیدہ کرنا/بڑھاپے میں بدل دیا۔
اکتسبہ	اس کو کمایا۔
انفقہ	اس کو خرچ کر دیا۔

اب خلاصہ سبق سنائیں۔

خلاصہ سبق:۔

ہمیں جو زندگی ملی ہوئی ہے۔ یہ خدا کی امانت ہے۔ اسکے ہر لمحہ کو اس انداز سے گزارنا چاہیے کہ یہ قیمتی بن جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس زندگی کو فضول مشغلوں میں ضائع کر کے کل کف افسوس ملتے رہیں۔

عمر عزیز قابل سوز و گداز نیست
این رشتہ راسوز کہ چندین دراز نیست

ایک دوسری حدیث میں یہ بات اس طرح بیان کی گئی ہے

"پانچ چیزوں کو پانچ سے قبل غنیمت سمجھئے' زندگی موت سے پہلے تندرستی بیماری سے پہلے' فراغت مشغولیت سے پہلے' جوانی بڑھاپے سے پہلے' مالداری فقر سے پہلے"۔

اسی طرح جوانی بھی بہت بڑی نعمت ہے' اس میں انسان بہت کچھ نیکیاں کما سکتا ہے۔ کمر جھک جائے تو زمین پر گمشدہ جوانی تلاش بسیار کے بعد بھی نہیں ملے گی۔

ضعیفی زور پہ آئی ہوئے بے دست و پا اکبر
کیا بچوں سے بدتر ہم کو پیری نے جوان ہو کر

مال جائز ذریعے سے کمانا اور جائز مصرف میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن وبال جان نہ بن سکیں۔ علم جتنا بھی ہو اس پر عمل کرنا چاہیے'اس کو علم نافع کہتے ہیں۔

خود آزمائی نمبر1

(i) ہمیں اللہ تعالیٰ نے زندگی کا سرمایہ کس لیے دیا ہے؟

(ii) جوانی میں کس طرح دھیان دینا چاہیے؟

(iii) کیا حرام ذرائع سے کمانا جائز ہے؟

(iv) مال بہت ہو تو کیا اس کو لہو ولعب اور کھیل تماشوں میں اڑا دیا جائے؟

(v) کیا بغیر عمل کے علم کا کوئی فائدہ حاصل ہوگا؟

II خانہ پُری کریں۔

(i) قیامت کے دن اپنے جگہ سے ہٹے بغیر۔۔۔۔۔چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سوال کیا جائے گا کہ

(ii) ۔۔۔۔۔۔۔۔کیسی گزاری۔

(iii) ۔۔۔۔۔۔۔۔کس طرح کاٹی۔

(iv) ۔۔۔۔۔۔۔۔کس طرح کمایا؟

(v) کہاں خرچ کیا؟

(vi) ۔۔۔۔۔۔۔پر کہاں تک عمل کیا؟

LESSON 2

مضمون : اسلامیات لازمی

جماعت : یازدہم (گیارہویں)

تصور: (عنوان) : درج ذیل آیت قرآنی

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوا ۖ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آل عمران-۱۰۳)

مقاصد

اس سبق کی تدریس کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:۔

۱۔ دی گئی آیت قرآنی کا ترجمہ اور تشریح بتا سکیں۔

۲۔ وہ آپس میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر کچھ بتا سکیں۔

۳۔ وہ جان سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کے ناطے ان پر بڑا انعام کیا ہے۔

تدریسی اشیاء:

آیتِ مذکورہ بمعہ ترجمہ کا چارٹ۔ مسجد اور بیت اللہ کی تصویر۔

تدریسی مواد:

اتحاد و اتفاق کی ضرورت و اہمیت پر درج بالا آیت کی تشریح و توضیح۔

بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن) پر ہم سب کو متحد و متفق ہونا چاہیے' صحابہ کرامؓ نے بھی صدیوں کی دشمنی سے دینِ اسلام کی بدولت نجات پائی اور اسی ایک قرآن اور مذہب اسلام پر عمل پیرا ہو کر آپس میں بھائی بھائی بن گئے' مسلمان دنیا کے جس بھی خطے میں ہوں' جس نسل سے ہوں' جو بھی رنگ ہو' آپس میں بھائی بھائی ہیں' انہیں آپس کے دکھ درد میں باہم شریک ہونا چاہیے' کفار کے مقابلے میں ہمہ وقت سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر زندہ رہنا چاہیے۔

طریقۂ تدریس:

سرگرمی نمبر1:

درج ذیل اقدامات کریں۔

۱۔ بیت اللہ اور مسجد کی تصاویر آویزاں کریں۔

۲۔ طلبہ کی توجہ تصاویر کی طرف مبذول کراتے ہوئے بولیں کہ ان تصاویر میں آپ لوگوں کو کس قسم کا منظر نظر آتا ہے۔

۳۔ نماز باجماعت میں امیر لوگ کہاں اور غریب کہاں کھڑے ہوتے ہیں؟

۴۔ کیا دورانِ ادائیگی حج مختلف ممالک کے حاجی مختلف لباسوں میں ملبوس ہوتے ہیں؟

۵۔ ایسے مواقع پر مسلمان کیوں بغیر کسی فرق کے اکٹھے ہوتے ہیں؟

۶۔ اخذ شدہ جوابات کی روشنی میں ''اتحاد و اتفاق'' کی مندرجہ ذیل وضاحت کریں۔

مسجد اور بیت اللہ مسلمانوں کی اتحاد و اتفاق کے مظاہر ہیں۔ دونوں جگہ امیر و غریب رنگ و نسل ملک و وطن وغیرہ کے امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ ایک انداز، ایک طرزِ عمل، اور دوران حج ایک جیسا لباس مسلمانوں کے لیے ایک عظیم درس اتحاد ہے۔ یہاں دنیا کے دیگر مذاہب کو بتانا مقصود ہوتا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھائی بھائی ہیں۔ ذیل میں ہم اسی اتحاد و اتفاق کے موضوع پر ایک آیت قرآنی پڑھیں گے۔

سرگرمی نمبر2

قرآنی آیت کا چارٹ آویزاں کر واس پر مندرجہ ذیل آیت لکھی ہوئی ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَّ لَا تَفَرَّقُوا ص وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً ج وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيٰتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ٥(آل عمران-۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی پس تم اللہ تعالیٰ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تھے سو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے نجات دی۔

۲۔ قرآنی آیت کو صحیح تلفظ و آرام و اطمینان اور خوش آوازی کے ساتھ پڑھیں اور رتل القرآن ترتیلا پر عمل کرتے ہوئے تجوید کے

مطابق پڑھیں۔

۳۔ ممکن ہو تو باری باری سب طلباء سے سنیں۔

۴۔ تلفظ کی جہاں غلطی ہوئی ہو ان الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ بورڈ پر لکھیں۔

۵۔ مثلاً اس آیت میں یہ الفاظ ہیں۔ واعتصموا فاصبحتم۔ شفا حفرۃ۔ فانقذکم۔ یبین اللہ۔

۶۔ غلط تلفظ کی اصلاح کرائیں۔

۷۔ آیت قرآنی کا ترجمہ کریں۔

۸۔ آسان زبان میں اسکی تشریح بتائیں۔

آیت کے وضاحت طلب الفاظ تختہ سیاہ پر نوٹ کریں۔

تختہ سیاہ

واعتصموا	اور مضبوطی سے پکڑو۔
حبل اللہ	اللہ کی رسی (قرآن اور دینِ اسلام)
فالف	پس اس نے الفت ڈالی۔
فاصبحتم	پس تم ہو گئے۔
شفا حفرۃ	آگ کے گڑھے کے کنارے۔
فانقذکم	پس تم کو نجات دی۔
یبین اللہ	اللہ تعالیٰ کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۹۔ طلبہ سے ان الفاظ کا معنیٰ پوچھیں اور اخذ شدہ معانی تختہ سیاہ پر لکھیں۔

۱۰۔ آخر میں دو یا تین طلبہ سے آیت کریمہ کی تشریح بتانے کو کہیں۔

خلاصہ سبق سنائیں۔

خلاصہ سبق:۔

''ہم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم ایک ہیں، ایک خدا کے پجاری ہیں۔ ہم اسلام کی بدولت ایک جان دو قلب ہیں۔ ہمیں آپس کی

دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے، دشمنِ اسلام کے مقابل ہمیں صف واحد بننا چاہیے، درحقیقت اسلام نے ہمارے آپس کی ساری ناچاقیاں ختم کی ہیں۔ اب پھر سے ان اختلافات و ناچاقیوں کی یاد تازہ کرنا جاہلیت کے برابر ہے، مسلمانوں کے عروج زوال کی ساری داستانیں صرف اور صرف اتحاد، اتفاق اور اس سے روگردانی میں مضمر ہیں۔

خود آزمائی نمبر۱

جائزہ کے سوالات

۱۔ وہ کونسا رشتہ ہے جس کی بدولت مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں؟

۲۔ حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟

۳۔ کیا ایک مسلمان اور کافر آپس میں بھائی بھائی ہیں؟

۴۔ آیت نعمت اللہ سے کیا مراد ہے؟

۵۔ اس آیت کا رواں اردو میں ترجمہ لکھیں۔

۶۔ دو سطور میں آیت کی تشریح لکھیں۔

خود آزمائی نمبر۲

خانہ پُری کریں۔

i. واعتصموا .... الله جميعا.

ii. واذكروا........................ عليكم اذ كنتم اعدآء

iii. ....بنعمة اخوانا

iv. وكنتم على.................. من النّار .... منها.

خود آزمائی نمبر۳

اس آیت کو اعراب کے ساتھ، خوشخط لکھ کر دکھائیں نیز زبانی یاد کر کے سنائیں۔

LESSON 3

مضمون : اسلامیات (لازمی)

جماعت : یازدہم (گیارھویں)

تصور : حدیث کی شرعی حیثیت

تصور : اس سبق کی تدریس کے بعد طلباً اس قابل ہو جائیں گے کے:

i یہ جان سکیں کہ حدیث نبوی شریعت اسلامی کا دوسرا بڑا ماخذ سرچشمہ ہے۔

ii بتا سکیں کہ حدیث نبوی کی پیروی واجب اور اسکی خلاف ورزی حرام ہے۔

iii خود بھی حدیث پر عمل کر سکیں اور دوسروں کو بھی ہدایت کر سکیں۔

تدریسی اشیأ

۱۔ شریعت اسلامی کے ماخذ کا چارٹ

۲۔ قرآنی آیات مع ترجمہ کا چارٹ سورتوں کے ناموں کے کارڈز۔

مواد تدریس:

حدیث سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریعت اسلامی کا دوسرا بڑا ماخذ ہے حدیث وحی کی وہ قسم ہے جو الفاظ و عبارات کے بغیر اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے مبارک دل پر نازل فرمائی۔ حدیث پر عمل واجب اور خلاف ورزی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

" وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا "

حضورؐ کے احکامات کی پیروی گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ارشاد ہے

" من یطع الرسول فقد اطاع اللہ "

پیمبر کا ہر قول، عمل اور اشارہ من جانب اللہ ہوتا ہے، ذاتی خواہش کا احتمال نہیں ہوتا ارشاد ہے

" وما ینطق عن الھوا ان ھوا الا وحی یوحی "

پیغمبر کے فرائض منصبی میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ آیات الٰہیہ کی موقع و محل کے مطابق توضیح و تشریح کریں۔ ان کے اسرار و رموز سے آگاہ کریں تربیت فرمائیں اور عملی نمونہ دیں، نیز اس طرح تزکیہ نفس کریں کہ اتباع شریعت ان کی فطرت ثانیہ بن جائے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال

مبین"

قرآن مجید میں عبادات حلال وحرام اور معاملات وغیرہ مجمل بیان ہوئے ہیں۔اُن کی تفصیل وتوضیح کا کام پیغمبر کے ذمہ ڈال دیا گیا۔ارشاد ہے

"وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم"

اسی طرح بعض جرائم اور حدود کے بارے میں قرآن مجید نے سزائیں بتادی ہیں لیکن بقیہ جرائم اور تعزیرات کے سلسلے میں حضورؐ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ارشاد ہے

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول"

مختلف متنازعہ امور میں حضورؐ کے فیصلے کو دل وجان سے تسلیم کرنے کو ایمان کا بنیادی تقاضا بتایا گیا ہے۔

ارشاد ہے۔

" فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدو ا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلمو تسلیما.

لہٰذا حدیث قرآن مجید کی تشریح وتفسیر کا درجہ رکھتی ہے اس کے بغیر قرآن اور احکام الٰہیہ کا تفصیلی علم ناممکن ہے۔حدیث پر عمل واجب اور اس کا انکار کفر ہے۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر ۱

مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱۔ شریعت اسلامی کے ماخذ کا چارٹ آویزاں کریں۔

۲۔ پوچھیں کہ قرآن کے اسلامی شریعت کا پہلا ماخذ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تفصیل اور آیات الٰہیہ کی تفسیر کی ذمہ داری کس پر ڈالی گئی ہے۔ (مختلف جوابات سنیں)

۴۔ اخذ شدہ جوابات کا درج ذیل خلاصہ تختہ سیاہ پر لکھیں۔

تختہ سیاہ کی سرگرمی

☆ سب سے زیادہ قابل وثوق و قابل اعتماد ذریعہ

☆ قرآن کی تفسیر واحکامات الٰہیہ کی تفصیل اور محمد ﷺ کے ذمہ داری

۵۔ چارٹ آویزاں کریں جس پر مندرجہ ذیل دو آیات مع ترجمہ لکھی ہوں۔

ο وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیہم

ο ماآتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا

۶۔ آیت کی مختصر تشریح کریں اور بتائیں کہ آیات قرآنی کی تفسیر کی ذمہ داری پیغمبر ﷺ پر ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ آپ کی احادیث قرآن کی تشریح وتوضیح ہے حدیث بھی وحی کی ایک قسم ہے جو اللہ تعالیٰ الفاظ وعبارات کے بغیر پیغمبر ﷺ کے قلب اطہر پر نازل فرماتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے۔

اس لیئے حدیث (سنت) اسلامی شریعت کا دوسرا بڑا ماخذ ہے

سرگرمی نمبر ۲

۱۔ طلبا کو 5 گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل سورتوں کے ناموں کے کارڈ ز گروپوں میں تقسیم کریں۔

سورۃ الحشر، سورۃ النسآ، سورۃ النجم، سورۃ الجمعہ اور سورۃ النحل

۳۔ طلبا سے کہیں کہ فارغ اوقات میں لائبریری جا کر قرآن حکیم سے مذکورہ سورتوں کے اندر حدیث کی شرعی حدیث کے بارے میں آپ نے جو نتیجہ اخذ کیا وہ نوٹ کرلیں۔

۴۔ آخر میں خود بتائیں کے آج ہم نے یہ سیکھا۔

خلاصہ سبق:

۱۔ احادیث نبویہ شریعتِ اسلامی کا دوسرا بنیادی ماخذ ہیں۔

۲۔ احادیث، قرآن مجید کی تشریح وتفسیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۳۔ حدیث کے بغیر قرآن مجید اور احکامات کا تفصیلی علم ناممکن ہین۔

۴۔ حدیث پر عمل واجب اور دونوں جہانوں کی کامیابی کا ضامن ہے۔

۵۔ حدیث کی خلاف ورزی گناہ اور انکار کفر ہے۔

خود آزمائی

ا مندرجہ ذیل فقرات میں سے صحیح فقرہ پر یہ نشان (✓) لگائیں

۱۔ حدیث وحی کی ایک قسم ہے۔

۲۔ پیغمبر کا کام صرف قرآنی آیات پڑھ کو سنانا ہے۔

۳۔ پیغمبر ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔۔

۴۔ قرآن مجید میں عبارات ومعاملات کے مفصل اصول وقواعد بتا دیئے گے ہیں۔

۵۔ حدیث کے بغیر بھی قرآن مجید کا تفصیلی علم ممکن ہے۔

اا خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پر کریں۔

۱۔ اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

۲۔ حدیث۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی وہ قسم ہے جو الفاظ کے بغیر حضورؐ کے قلب اطہر پر نازل ہوئی۔

۳۔ رسول ﷺ کی اطاعت گویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی اطاعت ہے۔

۴۔ قرآن مجید کی تفصیل وتوضیع کا کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے ذمہ ہوتا ہے۔

۵۔ متنازعہ امور میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے فیصلے کو دل وجان سے تسلیم کرنے کو ایمان کا بنیادی تقاضا بتایا گیا ہے۔

LESSON 4

مضمون : اسلامیات (لازمی)

جماعت : یازدہم دوازدہم

تصور : ایفائے عہد

مقاصد : اس سبق کی تدریس کے بعد طلبأ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ یہ بتا سکیں کہ اسلام میں وعدہ پورا کرنے کی کیا اہمیت ہے۔

۲۔ یہ واضح کر سکیں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے وعدہ پورا کرنے کی بہترین مثالیں قائم کیں۔

۳۔ عملی زندگی میں ایفائے عہد کو ہر حال میں مدنظر رکھیں۔

تدریسی اشیأ:

۱۔ قرآن واحادیث پر مشتمل چارٹ

۲۔ سعودی عرب کا نقشہ جسمیں حدیبیہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۳۔ قرآن کریم کا ایک نسخہ۔

مواد تدریس:

ہمارے اکثر معاملات کی درستگی کا دارومدار وعدوں پر ہوتا ہے۔ وعدوں کی خلاف ورزی کرنے پر سارے معاملات بگڑ جاتے ہے اس لئے اسلام نے ایفائے عہد کی بہت تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشا ہے۔

"واوفو بالعهد ان العهد كان مسولا"

(ترجمہ) اور وعدہ پورا کرو بیشک وعدے سے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہم نے عالم ارواح میں بندگی کا جو عہد کیا ہوا ہے اس کا بھی پورا کرنا بہت ضروی ہے۔ اللہ تعال کا ارشاد ہے۔

" وبعهد الله اوفو ذلكم وصكم به لعلكم تذكرون "

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرو وہ اس بات کا اس لیئے حکم دیتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

اسی طرح باہمی وعدوں اور رشتوں کی پاسداری بھی ایفائے عہد میں داخل ہے ارشا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُوْمِنُوْنَ بِعَھْدِاللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ' وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ "۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کو اور اس کو توڑتے نہیں اور وہ لوگ جو صلہ رحمی کرتے ہیں۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنی عملی زندگی میں ایفائے عہد کی شاندار مثالیں قائم فرمائیں' صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابوجندلؓ زنجیروں میں جکڑے ہوئے حاضر ہوئے اور مدینہ ساتھ لے جانے کی درخواست کی' اس قابلِ رحم حال میں بھی آپؐ نے اپنی وسیع رحمت وشفقت کے باوجود محض ایفائے عہد کے لیے ساتھ لے جانے سے انکار کیا۔

اسی طرح تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کی دیکھا دیکھی صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ خطبات میں اکثر یہ بات بیان فرماتے ''لا دین لمن لا عہد لہ'' (ترجمہ) جسے وعدے کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔ اس طرح فرمایا: ''حسن العہد من الایمان''۔ (ترجمہ) حسن عہد ایمان سے ہے۔ اسی طرح ہرقل کے سامنے ابوسفیان جیسے آدمی نے نبی کریم ﷺ کی جن خوبیوں کا تذکرہ کیا' ان میں ایک ایفائے عہد بھی تھا۔

طریقہ تدریس:۔

سرگرمی نمبر1

مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱۔ سعودی عرب کا نقشہ آویزاں کریں۔

۲۔ پوچھیں کہ حدیبیہ کہاں واقع ہے؟

۳۔ اس صلح کی کوئی شرط جو مسلمانوں کے خلاف تھی بتانے کو کہیں۔

۴۔ اخذ شدہ جوابات کا درج ذیل خلاصہ تختہ سیاہ پر لکھیں۔

- مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان۔
- مکہ سے بھاگے ہوئے مسلمان کی واپسی' اور مدینہ سے بھاگے ہوئے آدمی کی عدم واپسی۔

سرگرمی نمبر2

۱۔ پوچھیں کہ صلح حدیبیہ کے حوالے سے ''ایفائے عہد'' کی کوئی مثال بتائیں۔

۲۔ جواب سن کر بتائیں کہ اس واقعے کا ایفائے عہد سے گہرا تعلق ہے' اسلام میں ایفائے عہد کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔

۳۔ قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل چارٹ آویزاں کریں۔

۴۔ چند طلبہ سے درج شدہ آیات پڑھوائیں۔

۵۔ باقی طلبہ سے احادیث پڑھوائیں۔

۶۔ ترجمہ پوچھیں اگر نہ بتا سکیں تو خود بتائیں۔

۷۔ ترجمہ کی روشنی میں تشریح بتائیں۔

۸۔ آخر میں ترجمہ اور تشریح کے حوالے سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

1۔ ''وعدہ پورا کرو اس کے بارے میں پوچھا جائے گا'' آیت کے اصل الفاظ کیا ہیں؟ بتائیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس چیز کے بارے میں وصیت کی ہے؟

3۔ دین اور عہد کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

4۔ حسن العہد من الایمان کا کیا ترجمہ ہے؟

سرگرمی نمبر 3

۱۔ قرآن کریم سے متعلقہ آیات کی نشاندہی کرنے کے لیے باری باری چند جوڑوں کو سامنے بلائیں۔

۲۔ جوڑے کے ایک ممبر کو متعلقہ آیت کریمہ اور دوسرے کو ترجمہ پڑھ کر سنانے کو کہیں۔

۳۔ بتائیں کہ لائبریری سے تاریخ وسیرۃ کی کتب لے کر فارغ اوقات میں صحابہؓ سے متعلق ایفائے عہد کے چند ایک واقعات کاپیوں پر نوٹ کریں۔

خلاصہ سبق:

آخر میں درج ذیل خلاصہ پیش کریں۔

۱۔ وعدہ کی پاسداری اسلام کی امتیازی خصوصیت ہے۔

۲۔ قرآن کریم اور احادیث میں اسکی تاکید کی گئی ہے۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے ایفائے عہد کے شاندار مظاہرے کیے ہیں۔

۴۔ ہمیں ہر حال میں وعدہ نبھانا چاہیے۔

۵۔ وعدے کی خلاف ورزی پر اللہ تعالیٰ ہم سے باز پرس فرمائے گا۔

خود آزمائی نمبر1

صحیح فقروں پر ٹھیک کا نشان لگائیں۔

۱۔ وعدوں کی خلاف ورزی پر سارے معاملات بگڑ جاتے ہیں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے سخت سے سخت حالات میں بھی وعدوں کی پابندی فرمائی۔

۳۔ صلح حدیبیہ سے پہلے ابوجندلؓ نے وہاں تشریف آوری فرمائی۔

۴۔ ایک صحابیؓ کو دردناک حالات میں دیکھ کر آپؐ نے وعدے کا خیال نہیں رکھا۔

۵۔ جسے وعدے کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔

خود آزمائی نمبر2

خالی جگہیں پُر کریں۔

۱۔ اسلام مسلمانوں کو بگاڑ سے محفوظ رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔کی تلقین کرتا ہے۔

۲۔ اور پورا کرو عہد کو بے شک۔۔۔۔کا پوچھا جائے گا۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے سخت سے سخت حالات میں بھی۔۔۔۔۔۔پورا کیا۔

۴۔ حضرت۔۔۔۔۔کو نبی اکرمؐ نے مدینہ ساتھ لے جانے سے انکار کیا۔

۵۔ جسے۔۔۔۔۔کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔

LESSON 5

مضمون : اسلامیات (لازمی)

جماعت : یازدہم (گیارہویں)

تصور : نماز کی اہمیت

مقاصد : اس سبق کی تدریس کے بعد طلباء اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:۔

۱۔ نماز کی اہمیت اور فضیلت بتاسکیں۔

۲۔ نماز پڑھنے کے ثواب اور ترک کرنے کے گناہ کی نشاندہی کرسکیں۔

۳۔ نماز سے متعلقہ آیات واحادیث کا ترجمہ اور تشریح پڑھ کر بتاسکیں۔

۴۔ نماز سے متعلق مختصر آیات واحادیث یاد کرسکیں۔

تدریسی اشیاء

نماز سے متعلق چند آیات واحادیث کے کارڈز۔

تدریسی مواد

اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے' اس میں اعتقادات کے ساتھ ساتھ عبادات کا ایک نظام مقرر ہے' جو نماز زکوۃ روزے اور حج پر مشتمل ہے۔ ان تمام عبادات میں نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے' قرآن کریم واحادیث کا بڑا ذخیرہ نماز سے متعلق ہے' مثلاً ارشاد باری تعالی ہے۔

" أقِيمُوا الصَّلوٰةَ ولا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ" (روم ا ۳)

ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

اسی طرح فرمایا''

حافظوا على الصلوت" (بقرۃ۔ ۳۱)

ترجمہ: نمازوں کی حفاظت کرو۔

نیز فرمایا

" وأمُر اهلك بالصلوٰة واصطبر عليها۔ (طٰہٰ ۸۰)

ترجمہ: اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" وَقوموا لِلّٰهِ قانتين"۔ (بقرۃ۔ ۲۱)

ترجمہ: اور خدا کے سامنے ادب سے کھڑے رہو'

ایک اور جگہ ارشاد ہے

"فويل للمصلين الذين هم عن صلوتهم ساهون" (ماعون۔ ۴)

ترجمہ: پس ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے بے خبر رہتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا(۱)

من ترک الصلوٰۃ حشر مع فرعون و ھامان"

ترجمہ: جس نے نماز ترک کی اس کا حشر فرعون وھامان کے ساتھ ہوگا۔

نیز فرمایا(۲)

"من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد ھدم الدین"۔

جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے عمارت دین ڈھادی۔

اسی طرح فرمایا(۳)

من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر (ترمذی)

جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے کافرانہ روش اختیار کی۔

نیز فرمایا۔(۴)

الصلوٰۃ عماد الدین"

نماز دین کا ستون ہے۔

اور فرمایا(۵)

ان احدکم اذا صلی یناجی ربہ (بخاری)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے رب سے چپکے چپکے بات چیت کرتا ہے۔(۶) نیز فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔

طریقہ تدریس:

سرگرامی نمبر 1

۱۔ پوچھیں کہ اسلام میں مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

۲۔ نماز کی درست ادائیگی کے فضائل بتانے کو کہیں۔

۳۔ فرض نماز چھوٹ جانے یا ترک کرنے کا کیا انجام ہوگا؟

ممکنہ جوابات تختہ سیاہ پر نوٹ کرلیں۔

☆ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔

- مسجد اور نماز لازم وملزوم ہیں۔

☆ منازلِ آخرت کی آسانی۔

☆ جنت کا مستحق ٹھہرنا۔

☆ نماز نہ پڑھنا سخت ترین گناہ ہے۔

☆ قصداً نہ پڑھنا کفر ہے۔

☆ نماز سے انکار۔۔۔انجام جہنم۔

سرگرمی نمبر2

۱۔ طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲۔ تختہ سیاہ پر نماز سے متعلق سورۃ کا نام اور آیت نمبر نیز حدیث کا نمبر درج کر کے درج ذیل ترتیب سے کام حوالے کریں۔

گروپ نمبر	سورۃ کا نام	آیت نمبر
۱	سورۃ روم	۳۱
۲	بقرۃ	۳۱
۳	طٰہٰ	۸
۴	بقرۃ	۲۱
۵	ماعون	۴
۶	حدیث	نمبر۱
۷	حدیث	نمبر۲
۸	حدیث	نمبر۳
۹	حدیث	نمبر۴
۱۰	حدیث	نمبر۵

۳۔ قرآنی آیات واحادیث کے کارڈز گروپوں میں تقسیم کریں۔

۴۔ تمام گروپ اپنے حصے کی آیت یا حدیث کے ترجمہ اور تشریح پر آپس میں بحث کریں۔

۵۔ اس کے بعد باری باری گروپ لیڈرز کو متعلقہ آیت یا حدیث کا ترجمہ وتشریح سنانے کو کہیں۔

۶۔ آپ خود مختصر وضاحت کریں اور بتائیں کہ:۔

قرآن کریم اور حدیث میں نماز کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نماز کی بروقت ادائیگی پر انعامات اور ترک کرنے پر وعیدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نماز پڑھ کر انسان جنت اور ترک کر کے جہنم کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ ہمیں بروقت اور درست طریقے سے نماز پڑھنی چاہیے۔

آخر میں آیات واحادیث کے حفظ وترجمہ اور تشریح کے حوالے سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ حافظوا علی الصلوٰت کا کیا ترجمہ ہے؟

۲۔ ''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو'' آیت کے الفاظ زبانی سنائیں۔

۳۔ ''خدا کے سامنے ادب سے کھڑے رہو'' سے کیا مراد ہے؟

۴۔ الصلوٰۃ عماد الدین کا کیا ترجمہ ہے؟

۵۔ نماز دین کا ستون ہے۔ وضاحت کریں۔

۶۔ نماز ترک کرنے سے متعلق ایک آیت بتائیں۔

۷۔ ترک نماز کی سزا سے متعلق کوئی حدیث سنائیں۔

۸۔ نماز پڑھنے پر کیا انعام ملتا ہے؟

سرگرمی نمبر3

۱۔ طلبہ کو دو ٹیموں میں تقسیم کرلیں۔

۲۔ ٹیم الف کے لیے نماز کی فضیلت اور ٹیم ب کے لیے ترک نماز کی سزا کے عنوانات تختہ سیاہ پر درج کریں۔

۳۔ ان سے کہیں کہ 3 منٹ سوچیں۔

۴۔ کہیں کہ دونوں ٹیموں سے ایک ایک مقرر کا انتخاب کریں۔

۵۔ دونوں مقرروں کے اہم نکات تختہ سیاہ پر نوٹ کرلیں۔

۶۔ نماز کی اہمیت پر ایک ایک پیراگراف گھر میں لکھ کر لانے کو کہیں۔

۷۔ ایک ہفتے کی نمازوں کا گوشوارہ بنا کے لانے کو کہیں تا کہ قضا وادا نمازوں کے بارے میں پورے نقشے کا پتہ چل سکے۔

۸۔ نماز کے اوقات کا چارٹ انفرادی طور پر بنانے کو کہیں۔

آخر میں خلاصہ سبق پیش کرتے ہوئے بتائیں کہ آج ہم نے یہ سیکھا کہ:۔

خلاصہ سبق

تمام دیگر عبادات کے مقابلے میں نماز کی سب سے زیادہ تاکید آئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار نماز پڑھنے' اس پر ثابت قدم رہنے اور اپنے اہل وعیال کو اس کا حکم دینے کا فرمایا ہے اور نہ پڑھنے پر بہت سخت سزائیں سنائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنے قول وفعل سے نماز کی اہمیت پر مہر ثبت کیا ہے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزار بندے ہونے کا ثبوت دیں اور کسی بھی حال میں نماز نہ چھوڑیں۔نماز کے اوقات کی حفاظت کرتے ہوئے بروقت نماز پڑھیں۔ اور اس کی مکمل عادت اختیار کریں۔

LESSON 6

مضمون : اسلامیات (لازمی)

جماعت : یازدہم (گیارہویں)

تصور : آسمانی کتابوں پر ایمان

مقاصد : اس سبق کی تدریس کے بعد طلبأ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

ا۔ تمام آسمانی کتابوں کے بارے میں وضاحت کرسکیں۔

۲۔ یہ بتاسکیں کہ ساری آسمانی کتابیں سچی اور اپنے دور میں امت کیلئے سرچشمہ ہدایت تھیں۔

۳۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق عملی زندگی کی مثالیں بتاسکیں۔

تدریسی اشیأ

ا۔ ایمان مفصل کا چارٹ

۲۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک کا چارٹ

مواد تدریس

مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لایا جائے۔ آسمانی کتابیں بہت سی ہیں۔ لیکن چار مشہور کتابیں زبور، تورات، انجیل، قرآن مجید ہیں جو علی الترتیب حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام پر نازل ہوئیں، ان کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیأ" پر صحائف نازل ہوئے ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی باتیں جن کا تعلق ایمانیات سے ہے، مشترک تھیں۔ مثلاً توحید، رسالت، آخرت وقیامت لیکن شریعت کے تفصیلی قوانین ہر زمانے میں زمانے کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام کتابیں سچی تھیں اور ان کے زمانے میں ان پر عمل کرنا ضروری تھا۔ قرآن مجید جو آخری کتاب ہے اس نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا، اس لیے اب صرف قرآنی ہدایت پر ہی عمل کیا جائے گا۔ سابقہ آسمانی کتابون پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن ان پر عمل اللہ کیا ہاں مقبول نہیں۔

طریقہ تدریس:

سرگرمی نمبر۱:

مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

۱۔ ایمان مفصل کا چارٹ آویزاں کریں۔

۲۔ پوچھیں کہ ایمان مفصل میں کن کن باتوں پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔

۳۔ اخذ شدہ جوابات کو تختہ سیاہ پر درج ذیل ترتیب سے لکھیں

جوابات:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان

۲۔ اس کے فرشتوں پر

۳۔ اسکی کتابوں پر

۴۔ اس کے رسولوں پر

۵۔ قیامت کے دن پر

۶۔ اچھی اور بری تقدیر پر

۷۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر

سرگرمی نمبر ۲

ایمان بالکتب

۱۔ درج ذیل آیت مع ترجمہ کا چارٹ آویزاں کریں

والذین یو منون بمآ انزل الیك وما انزل من قبلك

چارٹ کا نمونہ

ایمان بالکتب

والذین یومنون بمآ انزل الیك وما انزل من قبلك

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اس کتاب پر جو آپ کی طرف اتاری گئی۔ اور اُن پر جو آپ سے پہلے نازل ہوئیں۔

۲۔ پوچھیں کہ وما انزل سے کیا مراد ہے؟ چند طلبأ کے جواب سنیں۔

۳۔ جوابات کو سمیٹتے ہوئے بتائیں کہ ہاں اس سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ آپ ﷺ پر قرآن مجید ہی نازل ہوا۔

۴۔ پوچھیں کہ "وما انزل من قبلک" سے مراد کونسی کتابیں ہیں (جواب سنیں)

۵۔ اب وضاحت کریں کے ما انزل من قبلک سے مراد وہ تمام صحیفے اور آسمانی کتابیں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ سے پہلے تک انبیاء کرام پر نازل ہوئیں۔

گویا ایک مسلمان کیلیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید پر بھی ایمان لائے اور قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لائے۔

۶۔ پوچھیں کہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(سوال وجواب کے ذریعے طلبأ سے مطلوبہ جواب اخذ کروائیں)

خلاصہ تختہ سیاہ

☆ تمام آسمانی کتابیں — اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں

☆ تمام کتابیں سچی تھیں — ان پر عمل کرنا ضروری تھا

☆ ان کتابوں کی مشترک باتیں — توحید، رسالت، قیامت وغیرہ

☆ تفصیلی احکامات شریعت — الگ الگ تھے

☆ قرآن مجید نے تمام شریعتیں منسوخ کردیں۔

☆ اب قرآن مجید سرچشمہ ہدایت ہے۔

☆ دیگر آسمانی کتب تحریف شدہ ہیں۔

سرگرمی نمبر۳:

آسمانی کتابیں

۱۔ طلبأ کو کہیں کہ ہر طالب علم اپنی کاپی پر ایک ایسا چارٹ تیار کرے جس میں انبیأ کرام اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کے نام ہوں

۲۔ نگرانی کریں اور حسب ضرورت مدد کریں۔

۳۔ جب طلبأ کا کام مکمل ہو جائے تو اپنے ساتھ پہلے سے موجود چارٹ آویزاں کریں۔

۴۔ طلبہ سے کہیں کہ اپنے چارٹوں اور اس چارٹ کا موازنہ کریں۔

۵۔ غلطیوں کی اصلاح کریں

چارٹ کا نمونہ

	اسمائے گرامی انبیأ کرام	کتابیں / صحیفے
۱۔	حضرت آدمؑ حضرت ابراہیم و دیگر انبیأ	صحیفے
۲۔	حضرت موسیٰ علیہ السلام	تورات
۳۔	حضرت داوٗد علیہ السلام	زبور
۴۔	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	انجیل
۵۔	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	قرآن مجید

خود آزمائی

i خالی جگہوں میں موزوں لفظ لکھ کر فقرہ مکمل کریں

۱۔ ایمان مفصل میں جن چیزوں پر ایمان لانے کا ذکر ہے ان کی تعداد--------------------ہے۔

۲۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے--------------کا حصہ ہے۔

۳۔ زبور---------------پر نازل ہوئی۔

۴۔ قرآن مجید پہلی کتابوں کی---------------کرتا ہے۔

۵۔ مشہور آسمانی کتابوں کی تعداد-------------ہے۔